368

ارجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

تار کا پتہ الفضل قادیان

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

THE ALFAZL
QADIAN

اخبار ہفتہ میں دوبار

فی پرچہ ایک آنہ

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی ۔ ششماہی للعہ سہ ماہی عار

الفضل قادیان

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

جلد ۱۳ | نمبر ۸۲

مورخہ ۲ فروری ۱۹۲۶ء یوم سہ شنبہ مطابق ۱۸ رجب المرجب ۱۳۴۴ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کو گلے کی تکلیف چند دن سے پھر کچھ زیادہ ہے۔ احباب دعا کرتے رہیں۔

۲۸ جنوری مدرسہ احمدیہ کے فارغ التحصیل طلباء نے شیخ محمود احمد صاحب کو ٹی پارٹی دی اور عربی میں ایڈریس پڑھا۔ اس کے جواب میں شیخ صاحب نے بھی عربی میں مضمون پڑھا۔

ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب ابن خان صاحب منشی فرزند علی صاحب جنھوں نے اپنی زندگی دین کے لئے وقف کی ہوئی ہے افریقہ کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ جہاں آپ ڈاکٹری پریکٹس بھی کرینگے۔ اور خدمت دین کے فرائض بھی ادا کرینگے۔ نیز ملک احمد حسین صاحب بھی واپس افریقہ چلے گئے ہیں ملک صاحب بھی پُرجوش اور مخلص احمدی ہیں۔

صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر دُنیا کی چوبیس ۲۴ مختلف زبانوں میں تقریریں

جناب مفتی محمد صادق صاحب صدر انجمن ارشاد کی طرف سے "الفضل" کے ایک گذشتہ پرچہ میں اعلان کیا گیا تھا۔ کہ بروز جمعہ ۲۹ جنوری بعد نماز جمعہ بیس ۲۰ مختلف زبانوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر تقریریں ہونگی۔ چنانچہ جمعہ کے دن بیس ۲۰ کی بجائے چوبیس زبانوں میں تقریریں ہوئیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بھی مجلس میں رونق افروز تھے۔ اور اخیر میں حضور نے ایک مختصر سی تقریر بھی فرمائی۔ مختلف زبانوں میں تقریر کرنے والوں کا فوٹو لیا گیا۔

جلسہ کا افتتاح کرتے ہوئے جناب مفتی صاحب نے فرمایا۔ ایک وقت تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو انگریزی میں الہام ہوا۔ تو آپ نے الہام لکھ کر ساتھ ہی یہ بھی لکھ دیا کہ یہاں کوئی انگریزی جاننے والا نہیں۔ اس لئے اس وقت اس کا مطلب معلوم نہیں ہو سکتا۔ لیکن اب یہ وقت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر مختلف زبانوں میں تقریر کرنے والے اصحاب یہاں موجود ہیں۔ جو آپ صاحبان کے سامنے تقریریں کرینگے

اس کے بعد تقریریں حسب ذیل ترتیب سے ہوئیں۔

(۱) شیخ محمود احمد صاحب مبلغ مصر نے "عربی" میں لکھی ہوئی تقریر پڑھی۔

(۲) برادر فخر الدین صاحب مالاباری نے "ملیالم" زبان میں لکھا ہوا مضمون پڑھا

(۳) جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق نے "اردو" میں تقریر کی ؛

(۴) جندب صاحب طالب علم مدرسہ احمدیہ نے "جاوی" زبان میں لکھا ہوا مضمون پڑھا

(۵) عبدالواحد صاحب کشمیری طالب علم مدرسہ احمدیہ نے "کشمیری" زبان میں تقریر کی۔

(۶) جناب شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور نے "گورمکھی" میں تقریر کی ؛

(۷) حسن خان صاحب طالب علم مدرسہ احمدیہ نے "اڑیا" یعنی علاقہ اڑیسہ کی زبان میں لکھی ہوئی تقریر پڑھی ؛

(۸) جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے "فارسی" زبان میں اپنا مضمون پڑھا ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۹) جناب مفتی محمد صادق صاحب نے "عبرانی" میں مضمون پڑھا۔
(۱۰) محمد نور صاحب طالب علم مدرسہ احمدیہ نے "ملایا" زبان میں تقریر کی ؞
(۱۱) خواجہ میاں صاحب کارکن صیغہ بیت المال نے "مرہٹی" زبان میں تقریر کی
(۱۲) جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر نے "انگریزی" میں تقریر کی
(۱۳) میاں شاہ ولی صاحب نے "گوجری" زبان میں تقریر کی
(۱۴) جناب مولوی ارجمند خان صاحب مولوی فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ نے "پشتو" زبان میں تقریر کی۔
(۱۵) مہاشہ محمد عمر صاحب طالب علم مدرسہ احمدیہ نے "سنسکرت" میں اپنا مضمون سنایا۔
(۱۶) علی قاسم صاحب طالب علم مدرسہ احمدیہ ابن جناب خان صاحب مولوی ابوالہاشم صاحب نے "بنگالی" میں تقریر کی ؞
(۱۷) ابراہیم صاحب سیلونی طالب علم مدرسہ احمدیہ نے "سیلونی" زبان میں تقریر کی
(۱۸) جناب ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب نومسلم بی اے نے "پنجابی" میں تقریر کی ؞
(۱۹) ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم مبلغ علاقہ ملکانہ نے "پوربی" زبان میں تقریر کی ؞
(۲۰) احمد سریڈو صاحب طالب علم مدرسہ احمدیہ نے "ڈچ" زبان میں تقریر کی ؞
(۲۱) احسان الحق صاحب کارکن نور ہسپتال نے "ریاستی" زبان میں مضمون پڑھا ؞
(۲۲) ضیاء اللہ صاحب طالب علم ہائی سکول نے "سندھی" زبان میں تحریر پڑھی۔
(۲۳) ملک احمد حسین صاحب نے جو نیروبی (افریقہ) میں اپنا کاروبار کرتے ہیں "سواحلی" زبان میں تحریر پڑھی۔
(۲۴) احمد حسین صاحب وکیل نے "کنڑی" زبان میں تقریر کی

اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے حسب ذیل تقریر فرمائی

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی تقریر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت مسیح ناصری کے مثیل تھے۔ اور حضرت مسیح ناصری کے متعلق آتا ہے۔ ان کے حواریوں کے متعلق پیشگوئی تھی۔ کہ وہ غیر زبانوں میں تقریریں کرینگے۔ چنانچہ لکھا ہے (اعمال باب ۲) کہ حضرت مسیح کے واقعہ صلیب کے بعد ایک موقعہ پر جب مختلف علاقوں کے یہودی آئے تو حضرت مسیح ناصری کے حواریوں نے ان کے سامنے مختلف زبانوں میں تقریریں کیں۔ مجھے اس کے متعلق نہایت تعجب آتا ہے۔ جب میں دیکھتا ہوں۔ کہ اس بات کو کس طرح غلط طور پر سمجھا گیا ہے۔ عام طور پر عیسائی بھی اسی طرح پیش کرتے ہیں۔ اور اسی طرح سمجھا جاتا ہے۔ کہ حواری غیر زبانوں میں باتیں کرتے تھے۔ حالانکہ اسی واقعہ سے ثابت ہے۔ کہ وہ غیر زبانوں میں نہیں بلکہ یہودیوں کی مختلف زبانوں میں باتیں کرتے تھے۔ کیونکہ لکھا ہے کہ یہودی مختلف علاقوں سے آئے تھے۔ ان کے سامنے انہوں نے مختلف زبانوں میں تقریریں کیں۔ اور وہ ان زبانوں کو سمجھتے تھے لیکن اگر غیر زبانوں میں تقریریں ہوتیں۔ تو پھر یہودی کس طرح سمجھ سکتے تھے۔ حقیقت یہی ہے کہ یہودی قبیلوں میں جس طرح باتیں کی جاتی تھیں۔ اسی طرز میں حواریوں نے تقریریں کیں۔ اور وہ بھی غلط تھیں۔ کیونکہ لکھا ہے۔ کہ یہودی ہنستے اور کہتے تھے۔ تقریر کرنیوالے شراب کے نشہ میں مست ہو رہے ہیں۔ اب اگر کوئی فرانسیسی زبان میں اعلیٰ طور پر تقریر کرے۔ تو کیا اسے کہا جائیگا کہ یہ شراب میں بدمست ہے۔ ان کے یہ کہنے کا مطلب یہی تھا۔ کہ حواری غلط بولتے تھے۔ انہیں دوسرے قبیلوں کی زبانیں اچھی طرح نہ آتی تھیں۔ لیکن ان میں جوش تبلیغ اتنا تھا۔ کہ جس جس قبیلہ کے لوگ وہاں جمع تھے۔ اسی کی زبان میں تقریریں کرنے کے لئے کھڑے ہوگئے۔ اور جب وہ کوئی لفظ غلط بولتے۔ تو سننے والے ان کی زبان پر ہنستے تھے۔ جیسے اب بھی جب وقت کسی کے منہ سے کوئی ایسا لفظ نکل گیا جو غلط تھا۔ تو اس پر لوگ ہنس پڑتے تھے۔

غرض حضرت مسیح کے حواریوں کے متعلق جو پیشگوئی تھی کہ مختلف زبانیں بولینگے۔ وہ اسطرح پوری ہوئی۔ کہ انہیں اسقدر جوش پیدا ہو گیا۔ کہ انہوں نے یہودیوں کے مختلف قبیلوں کی زبانوں میں ان کو تبلیغ کی ؞

مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پہلے مسیح سے اعلیٰ تھے۔ اور المعود احمد کے مطابق ان سے بالا تھے۔ اس لئے اگر پہلے مسیح کے حواریوں کو یہ توفیق ملی۔ کہ انہوں نے یہودیوں کی مختلف زبانیں بولیں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو یہ فضیلت حاصل ہوئی۔ کہ اس میں غیر زبانیں بولنے والے پیدا ہوگئے۔ یہودی قبیلوں کی زبانوں میں اگرچہ کچھ نہ کچھ اختلاف تھا۔ مگر درحقیقت ان کی زبان ایک ہی تھی۔ جیسے اردو زبان ہے۔ جو کئی قسم کی ہے۔ حیدرآباد کی اور ہے۔ یو۔ پی کی اور ہے۔ دہلی۔ لکھنؤ کی اور ہے پنجاب کی اور ہے۔ ہماری جماعت میں اس قسم کے لوگ بھی ہیں جو ہر قسم کی اردو بولتے ہیں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پنجاب میں مبعوث ہوئے۔ اور پنجابی زبان بھی کئی قسم کی ہے۔ سیالکوٹ کے علاقہ کی اور ہے۔ جھنگ اور لائلپور کی اور ہے فیروزپور۔ لدھیانہ کی اور ہے۔ گجرات اور جہلم کی اور ہے اور ان سب زبانوں میں کلام کرنے والے ہماری جماعت میں موجود ہیں۔ اسی طرح حضرت مسیح ناصری سے مشابہت پوری ہو جاتی ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو اس سے بڑھکر یہ فضیلت ہے۔ کہ اس میں غیر زبانیں بولنے والے موجود ہیں۔ جو دوسرے علاقہ جات اور ممالک میں بولی جاتی ہیں۔ پھر کسی ملک کی زبان سیکھ لینا اور بات ہے۔ مگر ان ممالک اور علاقوں کے لوگوں کا بکڑے ہوئے جماعت میں داخل ہونا اور بات ہے بہت لوگ ہیں۔ ہندو۔ پٹھان۔ آریہ۔ مسلمان وغیرہ جو انگریزی سیکھ کر انگریزی بولتے ہیں۔ مگر اس سے کوئی فضیلت ثابت نہیں ہوتی۔ لیکن اگر کوئی انگریز کسی اور مذہب میں داخل ہو۔ تو اس مذہب کی فضیلت ہوگی۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس قدر فضیلت دیکھئے۔ کہ اسقدر مختلف قوموں کے لوگ آپ کی جماعت میں داخل ہوئے۔ جس قدر حضرت مسیح کی جماعت میں نہ داخل ہوئے تھے بیشک اب عیسائیت میں مختلف ممالک کے لوگ داخل ہیں مگر حضرت مسیح کے زمانہ میں اور پھر ان کے بعد تین سو سال تک تین چار ممالک میں ہی عیسائیت پھیلی تھی۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر ۲۰ سال گذرے ہیں کہ اب تک احمدیت تیس ۳۰ کے قریب غیر ممالک میں پھیل چکی ہے۔

پس یہ تقریریں جو مختلف زبانوں میں صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر ہوئی ہیں۔ یہ ساری مل کر بجائے خود بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی دلیل ہیں ؞

اخبار احمدیہ

شکریہ کئی صاحبوں کو جنہوں نے میری ہمشیرہ صاحبہ کے انتقال پر ہمدردی فرمائی۔ اور خطوط و تار تعزیت ارسال فرمائے۔ میں خط لکھنے سے معذور رہا ہوں۔ اس لئے بذریعہ اخبار سب کی ہمدردی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ احباب مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ بحمداللہ مرحومہ کا خاتمہ احمدیت پر ہوا ہے۔ راقم محمد علی خان از مالیر کوٹلہ

نظارت تعلیم و تربیت کا اعلان اگر کسی جماعت کو امام کی ضرورت ہو۔ تو دفتر تعلیم و تربیت قادیان سے خط و کتابت فرمائیں ؞

بریت یہ خبر خوشی سے سنی جائیگی۔ کہ محمد افضل خان صاحب سب انسپکٹر پولیس ضلع ڈیرہ غازی خان پر مخالفین نے رشوت ستانی وغیرہ کا جو مقدمہ دائر کر رکھا تھا۔ اور جس میں بریت کے لئے وہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے دعا کراتے رہے۔ حضور کی دعا کی برکت سے اس میں آپ باعزت بری ہوگئے ہیں۔ الحمدللہ

نظارت امور خارجیہ کا اعلان دفتر نظارت خارجیہ کے واسطے آئندہ تار کا مختصر پتہ یہ ہوگا "Foreign Qadian" فارین۔ قادیان

تقرر مبلغ حافظ جمال احمد صاحب کو تحصیل شکرگڈھ ضلع گورداسپور میں تبلیغ کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ وہ ان علاقوں میں تبلیغی دورہ کرینگے ؞

369
Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
یوم سہ شنبہ۔ قادیان دار الامان۔ ۲ر فروری ۱۹۲۶ء

انسداد فتنہ ارتداد کی کامیابی سے سبق
جماعت احمدیہ کی کامیابی کارنامہ

خداتعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے فتنہ ارتداد کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ کو جو کامیابی عطا کی وہ ایسی صاف اور اس قدر واضح ہے۔ کہ ہمارے مخالفین بھی کھلے دل سے اس کا اعتراف کر رہے ہیں مگر خداتعالیٰ کے اس فضل کی جاذب محض امام جماعت کی وہ تڑپ ہوئی ہے۔ جو فتنہ ارتداد کے ایام میں آپ کو ماہئی بے آب کی طرح اسلام کی حمایت کی خاطر تڑپاتی رہی تھی وہ اصحاب جنہیں ان ایام میں حضور کی حالت بچشم خود دیکھنے کا موقعہ میسر آیا۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ کس طرح حضور دن رات اسی فکر اور کوشش میں رہتے تھے۔ کہ آریوں نے اسلام اور شوکت اسلام کے خلاف سالہا سال کی تیاریوں اور منصوبوں کے بعد جو حملہ کیا ہے۔ اس کا اندفاع کیا جائے اسی تڑپ۔ اسی بے کلی اور اسی جوش کا یہ نتیجہ تھا۔ کہ خداتعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو آریوں کے مقابلہ میں بے نظیر کامیابی عطا فرمائی۔ اور جماعت احمدیہ کی کوشش سے ہزاروں نہیں لاکھوں انسان آریوں کے جال میں پھنسنے سے بچ گئے۔

اس میدان میں آریوں کا مقابلہ کوئی آسان مقابلہ نہ تھا۔ آریہ اس علاقہ میں کئی سال سے خفیہ خفیہ ایسے لوگوں کو جو ایک طرف تو مسلمانوں کی غفلت اور کوتاہی سے اسلام سے قطعاً ناواقف اور بیگانہ ہو چکے تھے۔ اور دوسری طرف اپنی غربت اور فلاکت کی وجہ سے محض ہندوؤں کے رحم پر دن گذار رہے تھے۔ اس امر کے لئے تیار کر رہے تھے کہ وہ اسلام سے بالکل منقطع ہو کر ہندو بن جائیں۔ اور مسلمانوں کی سی چند ایک رسوم جو ان میں پائی جاتی ہیں۔ ان کو بھی ترک کر دیں۔

اس غرض کے لئے انہوں نے کئی قسم کے لالچ دئے۔ وہ لوگ جنہیں جوار چنے کی روٹی بھی پیٹ بھر کر میسر نہ آتی تھی۔ انہیں قسم قسم کی مٹھائیوں اور مال پوڑے سے سیر کرایا۔ جن لوگوں کا دوسروں پر کچھ اثر اور رسوخ تھا۔ انہیں بڑی بڑی رقمیں اس لئے دیں۔ کہ وہ زیر اثر لوگوں کو ارتداد پر مجبور کریں۔ قرض خواہ مہاجنوں نے اپنی اسامیوں کو شدھ ہو جانے کی صورت میں کئی قسم کی رعائتیں دینے کے سبز باغ دکھلائے اور انکار کرنے پر ہر طرح تنگ کیا۔ بڑے بڑے امیر اور دولتمند ہندوؤں نے اپنی شان وشوکت کی بے حد نمائش سے دیہاتوں کے جاہل اور انجان لوگوں کو مرعوب کیا۔ حتیٰ کہ ہندو سرکاری ملازموں نے بھی ہر طرح اس کام میں ان کی مدد کی۔ اور غریب لوگوں کو مرتد ہو جانے پر مجبور کیا۔ کثیر التعداد آریہ روپوں کی تھیلیاں بغلوں میں دبائے دیہاتوں میں پھیل گئے۔ اور اس طرح انہوں نے تہلکہ مچا دیا۔ آریوں نے اس کام کے لئے کس قدر روپیہ پانی کی طرح بہایا۔ اور ان کے کتنے آدمیوں نے اس کام میں حصہ لیا۔ اس کا پتہ تحریک ارتداد کے بانی سوامی شردھانند جی کے ان الفاظ سے لگ سکتا ہے۔ جو انہوں نے تحریک شدھی کے آمد و خرچ کا حساب شائع کرتے ہوئے لکھے ہیں۔ اور جو یہ ہیں:۔

"۲۰ر فروری کو میں نے مالی امداد کے لئے اپیل بنا کر پیش کی۔ جو منظوری کے بعد اخبارات کو بھیجدی گئی۔ اور مجھے سبھا مذکور کا صدر بنایا گیا۔ ادھر اپیل کی۔ اور ادھر ۲۳ر فروری کے روز راٹھا گاؤں کے چار سو ملکانے مناسب پرائسچت کے بعد اپنی ہندو برادری میں شامل کر لئے گئے۔ اپیل پر بغیر کسی ڈیپوٹیشن بھیجے ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ روپیہ آیا۔ اور بہت سے مفت کام کرنے والے آدمی جمع ہو گئے۔" (تیج ۱۹ر جنوری ۱۹۲۶ء)

ان حالات میں جماعت احمدیہ آریوں کے مقابلہ کے لئے میدان ارتداد میں داخل ہوئی۔ اور کون کہہ سکتا تھا۔ اگر خداتعالیٰ کا خاص فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بے نظیر رہنمائی نہ ہوتی۔ تو جماعت احمدیہ کے مبلغ ایک دن بھی اس میدان میں ٹھہر سکتے۔ کجا یہ کہ انہیں کوئی کامیابی ہو سکتی جماعت احمدیہ کو اس علاقہ میں قطعاً کوئی رسوخ اور اثر حاصل نہ تھا ظاہری اسباب کامیابی اس کے پاس نہ تھے۔ پھر دوسرے تبلیغی اور دینی کاموں میں وہ اس قدر مصروف تھی کہ کسی نئے کام کو جاری کرنا قریباً قریباً اس کے لئے ناممکن تھا۔ مالی لحاظ سے جس قدر وہ خدا کے دین کی خدمت کے لئے خرچ کر سکتی تھی۔ اس میں وہ پہلے ہی بہت کچھ کر رہی تھی۔ لیکن جب اسلام کی عزت اور حرمت کا سوال سامنے آگیا۔ اور عام مسلمانوں کی نگاہیں بھی ہر طرف سے مایوس ہو کر امید اور التجا کے ساتھ جماعت احمدیہ کی طرف دیکھنے لگیں۔ تو امام جماعت احمدیہ نے اس کام کو اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اور خداتعالیٰ کے فضل وکرم سے اپنی غریب اور کمزور قلیل اور بے زر جماعت میں ایسا جوش اور ولولہ پھونک دیا کہ وہ ایک زبردست اور کثیر التعداد دشمن کے مقابلہ کے لئے ڈٹ گئی۔ آپ نے اس سے اس خوبی اور عمدگی کے ساتھ کام لیا۔ اور اپنی ہدایات اور احکام کے ذریعہ ایسی راہنمائی فرمائی۔ کہ اس زمانہ میں بھی کم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة باذن الله والله مع الصابرين کا نظارہ نظر آگیا۔ اور سخت سے سخت مخالفین اور معاندین نے تسلیم کر لیا۔ کہ اس مقابلہ میں جو کامیابی احمدیہ جماعت کو ہوئی ہے وہ کسی اور کو نہیں ہوئی۔ اور جماعت احمدیہ کا یہ بہت بڑا کارنامہ ہے۔

یہ کامیابی اور کامرانی جو خداتعالیٰ نے ہماری جماعت کو بے سروسامانی کی حالت میں ایک باساز وسامان دشمن کے مقابلہ میں عطا فرمائی۔ محض اس وجہ سے حاصل ہوئی کہ جماعت اپنے امام کی آواز پر بغیر کسی بات کی پرواہ کئے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اور جو کچھ کسی سے ہو سکا اس سے اس نے دریغ نہ کیا۔ اب کیا ہمارے لئے اعتقادی لحاظ سے نہیں بلکہ عملی طور پر بھی یہ ثابت نہیں ہو گیا کہ ہماری ہر ایک کامیابی کا راز اپنے امام کے احکام کی تعمیل میں ہے۔ اور اگر ہم اپنی ہمت اور طاقت کے لحاظ سے تعمیل میں پوری کوشش کریں۔ تو خداتعالیٰ ہمیں دنیا کے ہر ایک معرکہ میں کامیاب کریگا۔

یہ ہے وہ سبق جو ہمیں علاقہ ارتداد کی کامیابی سے حاصل کرنا چاہئے۔ اور اگر ہماری جماعت یہ سبق حاصل کر لے۔ اور اسے حاصل کرنے کا ثبوت اپنے عمل سے پیش کر دے۔ تو یہ اس کامیابی سے بھی بہت بڑی نعمت ہو گی جو آریوں کے مقابلہ میں میدان ارتداد میں حاصل ہوئی ہے۔ کیونکہ یہ سبق ہماری آئندہ کامیابیوں کی بنیاد ہو گا۔ اور ان کامیابیوں کی بنیاد ہو گا جن کی وسعت اور شان کا ہم اسوقت اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ خداتعالیٰ جماعت احمدیہ کے متعلق وہ سب وعدے پورے کریگا۔ جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ کئے ہیں۔ لیکن بات تب ہے کہ وہ وعدے ہماری زندگی میں اور ہمارے ہاتھوں سے پورے ہوں۔ تا ہمارے نام بھی اس کے خاص مجاہدین کی فہرست میں لکھے جائیں۔ اور قیامت کے دن ہم بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو منہ دکھانے کے قابل ہو سکیں۔

پس جماعت احمدیہ کو چاہیئے کہ اپنی جانی اور مالی قربانیوں کے ذریعہ ثابت کر دے کہ ہمارا پیارا امام ہم سے جس قسم کی اور جس قدر قربانیاں چاہتا ہے۔ وہ ہم بڑی خوشی اور شوق سے پیش کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور اسے اپنی انتہائی خوش قسمتی سمجھتے ہیں۔ اگر ہم یہ عزم اور یہ ارادہ کر لیں۔ اور پھر اسے عمل پیرا ہو کر بھی دکھا دیں تو خواہ ہماری قربانیاں دنیا کی نظر میں کتنی ہی حقیر کیوں نہ ہوں۔ ہمیں ضرور کامیابی کی منزل پر پہنچا دینگی۔ اور اس حیرت انگیز طریق سے پہنچا دینگی کہ ساری دنیا دیکھ کر محو حیرت ہو جائیگی۔ پس ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنی طرف سے دین کی خاطر ہر قسم کی قربانی کریں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ہماری ہمتوں اور ہماری قوتوں کا اندازہ لگا کر ہم سے جس قدر کوئی مطالبہ کریں۔ اس سے بہت بڑھ کر پیش کر دیں ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جمعیۃ العلماء موصل کیلئے کیا کریگی؟

جمعیۃ العلماء کی مجلس عاملہ کے ایک اجلاس منعقدہ [illegible] میں

"جمعیۃ عاملہ کا یہ اجلاس تمام مسلمانان ہند کو بالاعلان مطلع کردینا چاہتا ہے۔ کہ اگر ترک اپنے قومی۔ سیاسی۔ بین الاقوامی حق کی حفاظت کے سلسلہ میں تمام مصالحانہ کوششوں میں ناکام رہے۔ اور ان کو جنگ پر مجبور کیا گیا۔ تو اس حالت میں مسلمانوں کا فرض ہوگا۔ کہ وہ اپنے دینی بھائیوں کی پوری امکانی امداد کریں۔ اور ان کے دشمنوں سے کامل قطع تعلق کر کے ان کی ان سے ادنیٰ امداد کرنے سے محترز رہیں اور جمعیۃ علماء کے ان فتووں اور اعلانات کی پوری پابندی کریں۔ جو خدا و رسول کے صاف و صریح احکام کی بنا پر جمعیۃ شائع کرچکی ہے یا اس سلسلہ میں آئندہ شائع کرے۔" (جمعیۃ ۲۲ جنوری ۱۹۲۶ء)

موصل کے متعلق ترکوں کا انگریزوں سے جھگڑا ہے۔ اور جمعیۃ الاقوام نے موصل کو انگریزوں کی تولیت میں ہی دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس لحاظ سے جمعیۃ العلماء کے مندرجہ بالا فیصلہ کا یہ مطلب ہوا۔ کہ اگر ترک انگریزوں کے خلاف موصل کے حصول کے لئے لڑائی پر آمادہ ہوں۔ تو مسلمانان ہند انگریزوں سے ہر ایک قسم کا تعلق منقطع کریں۔ اور ان احکام کی پابندی کے لئے تیار رہیں۔ جو جمعیۃ مذکور آج تک شائع کرچکی ہے یا آئندہ کریگی ⁂

آئندہ جمعیۃ جو کچھ شائع کریگی۔ وہ تو دیکھا جائیگا۔ لیکن جو کچھ شائع کرچکی ہے۔ اس پر پہلے کہاں تک عمل ہو چکا ہے۔ کہ آئندہ کیا جائے گا۔ جمعیۃ کو یاد ہوگا۔ اس نے گورنمنٹ کی ہر قسم کی ملازمت کے حرام ہونے کا فتویٰ دیا تھا۔ اور گورنمنٹ سے کسی قسم کا تعلق رکھنا گناہ بتایا تھا۔ مگر کیا اس کی تعمیل کرانے کی جمعیۃ نے کبھی کوشش کی۔ کتنے علماء نے فوجوں اور پولیس کی بارکوں میں جاکر مسلمانوں کو ملازمتیں ترک کرنے کا وعظ کیا اگر کبھی بھی نہیں۔ تو پھر انہیں سمجھ لینا چاہئے۔ کہ گھر میں بیٹھکر دھمکیاں دے لینے اور ان کو پورا کرنے کا خیال بھی نہ کرنے سے وہ اپنی کوئی عزت نہیں قائم کر رہے بلکہ اپنے آپ کو خفیف بنا رہے ہیں۔ خدا کرے۔ وہ وقت ہی نہ آئے۔ کہ ترکوں کو پھر جنگ میں کودنا پڑے۔ لیکن اگر ایسا وقت آیا۔ تو ہم پورے یقین اور وثوق کے ساتھ کہتے ہیں۔ کہ وہ علماء جو آج بڑے زور شور سے ترکوں کی امداد کی تجاویز پاس کر رہے ہیں۔ اور انگریزوں کو دھمکیاں دے رہے ہیں۔ ایسے خاموش ہونگے کہ کہیں ان کا پتہ بھی نہ ملیگا۔ یہ ہم یونہی نہیں کہہ رہے۔ آج تک کا تجربہ اور مشاہدہ بتاتا ہے۔ کہ ان علماء نے نہ کبھی پہلے کچھ کیا۔ اور نہ آئندہ کرینگے ⁂

سلطان ابن سعود اور جمعیۃ العلماء ہند

اخبار "زمیندار" نے اس خیال اور اُمید پر "جمعیۃ العلماء" کی بے حد تعریف و توصیف کی ہے کہ جمعیۃ سلطان ابن سعود کی حمایت میں آواز اٹھائے۔ چنانچہ لکھا ہے:-

"حضرات علماء کرام کو حجاز کے تمام حالات و واقعات مدنظر رکھکر یہ بتانا چاہیئے۔ کہ سلطان ابن سعود نے خاندان شریف کا استیصال کر کے حجاز کی عنان حکومت اپنے ہاتھوں میں لینے کا جو کام سرانجام دیا ہے۔ آیا وہ شریعت اسلامی کے ماتحت قابل تحسین ہے۔ یا مسلمانوں کو تذبذب بدگمانی کے اندھیروں میں ٹامک ٹوئیے مارتے رہنا چاہیئے"

(زمیندار ۲۲ر جنوری)

لیکن معلوم ہوتا ہے۔ جمعیۃ العلماء بھی سلطان ابن سعود کے اعلان ملوکیت پر خوش نہیں ہوئی۔ اور اسکی مجلس عاملہ نے حسب ذیل تار سلطان موصوف کو دیا ہے:-

"اخبارات کی اس خبر نے کہ آپ ملک الحجاز منتخب کئے گئے ہیں اور اس کا آپ نے اعلان بھی فرما دیا ہے۔ سخت متعجب کر دیا ہے۔ بواعث اور تفصیلات کے لئے مضطرب ہیں"

سمجھ میں نہیں آتا۔ جمعیۃ العلماء کو تعجب کس بات پر ہے۔ اور وہ کیوں اپنے اضطراب کا اظہار کر رہی ہے۔ سلطان ابن سعود نے جب حجاز پر حملہ کیا تھا۔ اسوقت جمعیۃ العلماء ہند سے نہ تو کوئی مشورہ لیا تھا۔ اور نہ یہ اقرار کیا تھا کہ فتح پانے کے بعد حجاز کا ملک جمعیۃ العلماء کے سپرد کر دیا جائیگا۔ تا وہ جسے چاہے اس کے قبضہ میں دیدے۔ پس جمعیۃ کو خواہ مخواہ متفکر نہ ہونا چاہیئے کچھ کر سکتی ہے۔ تو اب یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ حجاز میں جلد سے جلد باقاعدہ حکومت قائم ہو جائے۔ تا امن قائم ہو۔ اور مسلمان آسانی اور سہولت کے ساتھ حج بیت اللہ کر سکیں ⁂

سلطان ابن سعود کا جواب جمعیۃ العلماء کو

مندرجہ بالا سطور میں جمعیۃ العلماء کے جس تار کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کا جواب سلطان موصوف کی طرف سے بذریعہ تار صدر جمعیۃ کو موصول ہو گیا ہے۔ جو یہ ہے:-

"میں بلاد مقدسہ کے ساتھ آپکے اس اہتمام اور توجہ کا شکر گذار ہوں۔ جس کے لئے آپ کی مذہبی غیرت و حمیت محرک ہوئی ہے۔ میں ہر وقت عالم اسلامی کے مشورے ان تمام امور میں قبول کرنے کو تیار ہوں جو حجاج و زائرین کی راحت و آسائش اور حجاز میں اعمال خیر کے اجراء سے تعلق رکھتے ہیں۔ رہا اہل حجاز کی جانب سے میری بادشاہت کا اعلان تو اس کے متعلق میری دلی خواہش یہی تھی کہ یہ ابھی ملتوی رہے۔ لیکن ہمیں اس کے لئے مجبور و مضطر کر دیا گیا۔ تمام اہل حجاز نے بیک آواز ہم سے ان کی بیعت قبول کرنے کا تقاضا کیا۔ پھر بھی ہم نے ان سے اسوقت تک التوا کی خواہش کی کہ تمام مسلمان اس معاملہ میں کوئی اجتماعی فیصلہ کریں۔ اہل حجاز نے جواب میں یہ کہا کہ آپ ہمیں اس بات کی آزادی عطا فرما چکے ہیں کہ ہم اپنا حاکم خود منتخب کریں۔ اور یہ ہمارا ایسا حق ہے کہ اسمیں کوئی ہمارا شریک نہیں۔ اور ہم آپ کی جگہ دوسرے کو نہیں چاہتے۔ باوجود اسکے ہم نے (قبول بیعت میں) توقف کیا۔ مگر جب اہل نجد کو ہمارے توقف کی اطلاع ہوئی۔ تو انہوں نے میرے اوپر ایک قیامت قائم کر دی۔ اور بالاعلان مجھ سے کہا کہ ہم حجاز میں صرف اس لئے لڑے ہیں کہ حجاز کی خود مختاری قائم رہے۔ اور کسی اجنبی کو اس میں مداخلت کا موقعہ نہ ملے۔ اور خدا تعالیٰ کا کلمہ بلند ہو۔ اور ان دیار مقدسہ میں خدا تعالےٰ کی کتاب اور سنت نبویہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے موافق عملدرآمد کیا جائے اور راستے پُرامن ہو جائیں۔ اور حجاز میں الحاد باقی نہ رہے اور یہی وہ امور ہیں۔ جن کا تم نے ہم سے وعدہ کیا تھا۔ اور اب تمہارا قبول بیعت میں توقف کرنا ہمارے لئے اس اعتقاد کا موقعہ بہم پہنچاتا ہے۔ کہ تمہاری لڑائی اپنے اغراض کے لئے تھی اور تم حجاز کی خود مختاری نہیں چاہتے۔ اور اگر تم نے (اپنا وعدہ پورا) نہ کیا۔ تو تم معصیت کے مرتکب ہو گے۔ اور خالق کی معصیت میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں پس ایسی تنگ و دشوار موقعہ میں جبکہ اسوقت حجاز کا امن اور نظام کی درستی موقوف تھی۔ میرے لئے بیعت قبول کئے سوا چارہ کار نہ تھا۔ ورنہ ایسا فتنہ قائم ہو جاتا جس کے نتائج کا اندازہ مشکل ہے۔ اسلئے میں نے خدا پر بھروسہ کر کے بیعت قبول کر لی۔ اور میں انشاء اللہ اس عہد پر قائم رہوں گا کہ مسلمانوں کے ان دیار مقدسہ میں جو حقوق مشروعہ ہیں۔ ان کی رعایت کروں اور خدا تعالیٰ توفیق دینے والا ہے۔ اور بغیر خدا تعالیٰ کی مدد کے کوئی قوت و طاقت نہیں۔ والسلام علیکم۔ (شاہ حجاز و سلطان نجد عبدالعزیز)"

یہ جواب اگرچہ خاصہ طویل ہے۔ مگر اس کا مطلب دو لفظوں میں یہ بیان کیا جا سکتا ہے کہ سلطان موصوف نے پیش آمدہ حالات اور واقعات سے مجبور ہو کر یہ خیال ترک کر دیا ہے کہ مؤتمر حکومت حجاز کا فیصلہ کرے۔ اب اس بات کی کوئی توقع نہ رکھنی چاہیئے۔ ہاں سلطان موصوف حجاج و زائرین کی راحت وغیرہ کے متعلق مشورے قبول کرنے کے لئے تیار ہیں ⁂

اب خلافت کمیٹی اور جمعیۃ العلماء کو بھی یہ بات اپنے ذہن سے نکال دینی چاہیئے کہ حجاز کی حکومت کے قیام میں ان کی رائے اور مشورہ کی ضرورت سمجھی جائیگی۔ جب بقول سلطان ابن سعود اہل حجاز نے یہ کہہ دیا کہ ہم اپنا حاکم منتخب کرنے میں آزاد ہیں۔ اور یہ ہمارا ایسا حق ہے جسمیں کوئی ہمارا شریک نہیں۔ اور ہم آپ کی جگہ دوسرے کو نہیں چاہتے۔ اور دوسری طرف اہل نجد نے کہہ [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی تقریر

مستورات کے سالانہ جلسہ میں

حضور نے سورۃ دھر کی تلاوت کے بعد فرمایا۔ اس سورۃ میں بلکہ اس رکوع میں جو میں نے پڑھا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے انسان کی زندگی کے ابتدائی اور درمیانی اور آخری انجام بتائے ہیں۔ اس لئے یہ رکوع اپنے مضمون کے لحاظ سے کامل رکوع ہے۔

اپنی پیدائش پر غور کرو

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ھل اتیٰ علے الانسان حین من الدھر لم یکن شیئاً مذکوراً۔ دنیا میں انسان گناہ کا مرتکب تکبر کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اور تکبر اس کی عقل پر پردہ ڈال دیتا ہے۔ وہ باوجود آنکھوں کے نہیں دیکھتا۔ اور باوجود کانوں کے نہیں سنتا۔ اور وہ یہ نہیں جانتا۔ کہ ہر ایک انسان پر ایک زمانہ ایسا آیا ہے۔ خواہ وہ امیر ہو یا غریب۔ فقیر ہو یا بادشاہ۔ کہ اس کا ذکر دنیا میں کوئی نہ کرتا تھا۔ ہر ایک شخص اپنی زندگی پر غور کر کے دیکھ لے۔ جس کی عمر آج چالیس سال کی ہے۔ اکتالیس سال پہلے اس کو کون جانتا تھا۔ اور جس کی عمر پچاس سال کی ہے۔ اکاون سال پہلے اس کو کون جانتا تھا۔ پس چاہے کتنا ہی بڑا انسان ہو۔ خیال کرے۔ کہ اس کی زندگی شروع کہاں سے ہوئی ہے۔ دنیا تو پہلے سے آباد چلی آ رہی ہے۔ اور جب اس کے پیدا ہونے سے پہلے بھی دنیا آباد تھی۔ اور یہ بعد میں آیا۔ اور اس کے نہ آنے سے پہلے کوئی نقصان نہیں تھا اور دنیا کا کوئی بڑے سے بڑا جابر و قاہر بادشاہ جو گذرا ہے۔ اس کے نہ رہنے اور مر جانے سے دنیا کو کوئی نقصان نہیں ہوا اور دنیا ویسے ہی آباد چلی آ رہی ہے۔ بڑے بڑے بادشاہ جو ایک وقت حکومت کرتے تھے۔ ایک وقت آتا۔ کہ ان کو کوئی جانتا بھی نہ۔ تو انسان کو چاہیئے۔ کہ اپنی پیدائش پر غور کرتا رہے۔ اس سے اس میں تکبر نہیں پیدا ہوگا۔ اور وہ بہت سے گناہوں سے بچ جائے گا۔

بچہ کی پیدائش

پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ انا خلقنا الانسان من نطفۃ امشاج نبتلیہ فجعلنٰہ سمیعًا بصیرًا۔ ہر ایک انسان پر ایسا زمانہ آیا ہے کہ دنیا میں اس کا کوئی مذکور نہ تھا۔ پھر ہم نے اس کو مختلف چیزوں کے خواص سے سمیع اور بصیر انسان بنا دیا۔ انسان کیا ہے۔ ان ہی چیزوں یعنی مختلف قسم کے اناجوں۔ پھلوں۔ ترکاریوں اور گوشت کا خلاصہ ہے۔ جو ماں باپ کھاتے ہیں۔ بچہ ماں باپ سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ اور کبھی کوئی بچہ آسمان سے نہیں گرا۔ دیکھو اگر کسی شخص کی غذا بند کر دی جائے تو اس کے ہاں بچہ پیدا ہونا تو درکنار وہ خود بھی زندہ نہیں رہ سکے گا۔ پس بچہ ماں باپ کی اس غذا ہی کا خلاصہ ہے۔ جو وہ کھاتے ہیں۔

روح کی پیدائش

پھر بچہ ہی سے روح پیدا ہوتی ہے۔ عام لوگوں کا خیال ہے۔ کہ بچہ تو ماں باپ سے پیدا ہوتا ہے۔ روح کہیں آسمان سے آ جاتی ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کے پاس پہلے ہی موجود ہوتی ہے مگر یہ خیال روح کی نسبت غلط ہے۔ صحیح یہ ہے۔ کہ روح بھی ماں باپ سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ ایک بے ہودہ اور لغو خیال ہے۔ کہ بچہ تو ماں باپ سے پیدا ہوتا ہے۔ اور روح آسمان سے آتی ہے۔ یہ آریوں کا خیال ہے۔ کہ روح ہمیشہ سے چلی آتی ہے۔ اس طرح خدا روح کا خالق تو نہ ہوا۔ سورہ دھر میں اللہ تعالےٰ ماں کے پیٹ میں بچہ کے نشوونما کو اس طرح بتاتا ہے۔ کہ جس وقت دنیا میں اس کا کوئی مذکور نہ تھا۔ ہم نے چند چیزوں کے خلاصہ سے اس کو سمیع اور بصیر انسان بنایا اور یہ اس ہی غذا کا خلاصہ ہے۔ جو ماں باپ کھاتے تھے۔ بچہ کی پیدائش اور روح کی مثال اس طرح ہے جس طرح جو اور کھجور سے سرکہ بناتے ہیں۔ اور سرکہ سے شراب۔ اسی طرح بچہ سے روح پیدا ہو جاتی ہے گلاب کا عطر گلاب کے پھولوں کا ایک حصہ ہے۔ جو خاص طریقہ پر تیار کرنے سے بن جاتا ہے۔ پس جس طرح پھول کی پتیوں سے عطر نکل آتا ہے۔ اور سرکہ سے شراب بن جاتی ہے۔ اسی طرح بچہ کے جسم سے ہی روح تیار ہو جاتی ہے۔ ہمارے ملک میں تو ابھی اس قدر علم نہیں ہے۔ یورپ میں دوائیوں سے عطر تیار کرتے ہیں۔ دو ایک دوائیاں ملائیں اور خوشبو بن گئی۔ پس جس طرح پھولوں سے خوشبو اور جو سے شراب بن جاتی ہے۔ اسی طرح جسم سے روح پیدا ہو جاتی ہے۔ پہلے بچے کا جسم پیدا ہوتا ہے۔ اور پھر جسم میں ہی روح پیدا ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ انا خلقنا الانسان من نطفۃ گو گوشت ترکاریاں پانی طرح طرح کے پھل ہر ایک قسم کی دالیں جو ماں باپ کھاتے ہیں۔ ان مختلف قسم کی غذاؤں کا خلاصہ نکال کر ہم نے انسان کو پیدا کیا۔

انسان کو مقدرت دی گئی

پھر انا ھدینٰہ السبیل اما شاکرًا و اما کفورًا۔ ہم نے جو سب چیزوں کے نچوڑ سے خلاصہ بن گیا تھا۔ اس پر انعام کیا۔ اور وہ بڑھتا چلا گیا انسان بن گیا۔ پس تم دیکھو۔ کہ تمہاری ابتدا اس طرح پر ہوئی۔ اور پیدائش کے لحاظ سے تمہارے اور گائے بھیڑ بکری میں کوئی فرق نہ تھا اگر فرق ہوا تو احسان سے ہوا ہے۔ اور وہ یہ کہ اس کی طرف وحی بھیجی۔ اس پر اپنا کلام اتارا۔ اور اس کے اندر یہ قوت رکھ دی کہ چاہے تو شکر کرے۔ اور چاہے تو انکار کرے۔ ہم نے انسان کو حقیر چیزوں سے پیدا کیا۔ اور اس میں یہ قوت رکھ دی کہ چاہے ہماری راہ میں جد و جہد کر کے ہماری رضا کو حاصل کر لے۔ اور چاہے ہمارے نبی کا منکر ہو جائے۔ اس کو جو اقتدار حاصل ہے ہم اس میں دخل نہیں دیتے۔ ہاں خدا کا کلام اس پر اترا۔ اور اسے بتلایا۔ کہ اس پر چلو تو ترقی کرو گے۔

مقدرت کیوں دی گئی

کوئی کہہ سکتا ہے خدا نے انسان کو یہ طاقت ہی کیوں دی۔ اور اسکو ایسا ہی کیوں نہ بنا دیا۔ سو معلوم ہو۔ کہ اس میں اسکی کیا غرض تھی۔ سو معلوم ہو۔ کہ اگر خدا انسان کو قدرت نہ دیتا۔ تو وہ ترقی بھی نہ کرتا۔ دیکھو آگ کی خاصیت جلانا ہے آگ میں جو چیز بھی پڑے گی۔ وہ اس کو جلا دیگی۔ چاہے وہ چیز آگ جلانے والے کی ہی کیوں نہ ہو۔ دیکھو اگر کسی گھر میں چراغ جل رہا ہو۔ اور وہ گر پڑے اور سارا گھر جل جائے۔ تو کوئی چراغ کو ملامت نہیں کرے گا۔ اسی طرح کوئی شخص آگ کو کبھی کوئی الزام نہیں دیتا۔ کیونکہ جانتے ہیں۔ کہ آگ کی خاصیت جلانا ہے لیکن اگر کوئی انسان کسی کو بلا وجہ انگلی بھی لگائے۔ تو لوگ اس کو ملامت کرینگے۔ کیونکہ اس میں یہ بھی مقدرت ہے۔ کہ کسی کو ایذا نہ پہنچائے۔ اسی طرح دیکھو مکان بھی انسان کو سردی سے بچاتا ہے مگر کبھی کسی انسان نے مکان کا شکریہ ادا نہیں کیا۔ اس کے مقابلہ میں کوئی انسان کسی کو ایک کرتا دے دیتا ہے۔ تو اس کا احسان مانتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے۔ کہ اس کو اختیار تھا۔ چاہے دیتا۔ چاہے نہ دیتا۔ تو آگ اگر بچہ کو جلا دے۔ تو بھی کوئی آگ کی مذمت نہیں کرے گا۔ اور انسان اگر انگلی بھی لگائے۔ تو اسے برا بھلا کہینگے اس کی کیا وجہ ہے۔ یہی کہ آگ کو اختیار نہیں۔ مگر انسان کو اختیار تھا۔ چاہے دکھ دیتا چاہے نہ دیتا اسیطرح پانی کا کام ہے ڈبونا۔ سمندر میں کئی انسان ڈوبتے رہتے ہیں۔ مگر کبھی کوئی سمندر کو ملامت نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ یہ قانون ہے۔ اس میں سمندر کو اختیار نہیں۔ پھر سارے انعام اختیار کے ساتھ وابستہ ہیں۔ انسان کو اس لئے بھی اختیار دیا گیا۔ کہ اس کو انعام دیا جائے۔ اور جو انعام کے قابل ہو سکتا ہے وہی سزا کا بھی مستحق ہو سکتا ہے۔ بعض دفعہ بچہ زمین پر گر پڑتا ہے۔ تو زمین کو پیٹتا ہے۔ یا بعض عورتیں کہتی ہیں۔ آؤ زمین کو پیٹیں۔ اس نے کیوں تمہیں گرایا۔ مگر یہ محض ایک تماشا ہوتا ہے۔ جو بچہ کے بہلانے کے لئے ہوتا ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ انسان کو اختیار اس لئے دیا۔ کہ چاہے بڑھ چڑھ کر انعام لے جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چاہیے سزا کا مستحق ہو جائے۔ کئی مسلمان مرد اور عورتیں کہتی ہیں۔ جو کچھ اللہ تعالےٰ نے ہمیں بنانا تھا بنا دیا۔ ہمیں کسی کوشش کی ضرورت نہیں۔ اگر یہ صحیح ہے۔ تو بتلاؤ۔ پھر اب خدا کا کیا حق ہے۔ کہ ہم میں کسی کو سزا دے یا انعام۔ دیکھو آگ کا کام خدا نے جلانا اور پانی کا کام ڈبونا رکھا ہے۔ اب اگر کوئی کسی چیز کے جلنے پر آگ کو یا ڈبونے پر پانی کو مارے۔ تو جو بڑی جماری بھی کہے گی۔ یہ پاگل ہے مگر تم ہی میں سے بہت سی عورتیں ہیں جو کہتی ہیں۔ اگر ہماری تقدیر میں جہنم ہے۔ تو جہنم میں جائیگے۔ اور اگر بہشت ہے۔ تو بہشت میں جائیں گے۔ کچھ کوشش کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ دیکھو پانی یا آگ کو مارنے والی عورت کو تمام پاگل کہتے ہیں۔ اس لئے کہ آگ یا پانی کا جو کام تھا۔ اس نے وہی کیا۔ پھر خدا اگر انسان کو ایک کام کرنے کے لئے مجبور رکھ کر پھر سزا دیتا تو کیا نعوذ باللہ لوگ اسے پاگل نہ کہتے۔ کیونکہ اس آدمی نے تو وہی کام کیا۔ جو اس کی تقدیر میں تھا۔ پھر چور ڈاکو جواری سب انعام کے قابل ہیں۔ کیونکہ انہوں نے وہی کام کیا۔ جو ان کے مقدر میں تھا۔ اور جس کام کیلئے وہ پیدا کئے گئے تھے مگر اللہ تعالےٰ اس کی تردید فرماتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ اگر جبر ہوتا تو کافر نہ ہوتے۔ کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جو مار مار کے لوگوں سے کہے ۔ کہ مجھ کو گالیاں دو یا میرے بچہ کو مارو۔ جب تم میں سے کوئی ایسا نہیں کرتا۔ تو خدا نے جو زبان دی۔ کان دیئے تو کیا اس لئے۔ کہ مجھ کو اور میرے رسولوں کو گالیاں دو۔ جب دنیا میں کوئی کسی کو اپنے ساتھ برائی کرنے کے لئے مجبور نہیں کرتا۔ تو خدا تعالےٰ کیوں لوگوں کو بُرے کاموں کے لئے مجبور کرنے لگا۔ اگر اس نے مجبور ہی کرنا ہوتا۔ تو سب کو نیکی کے لئے مجبور کرتا۔ پس یہ غلط خیال ہے۔ اور خدا اس کو رد کرتا ہے

تقدیر کے متعلق غلط خیال

عورتوں میں یہ مرض زیادہ ہوتا ہے۔ کسی کا بیٹا بیمار ہو جائے تو کہتی ہے۔ تقدیر یہی تھی۔ کوئی اور بات ہو جائے۔ تو تقدیر کے سر تھوپ دیتی ہے۔ میں کہتا ہوں۔ اگر ہر بات تقدیر سے ہی ہوتی ہے اور انسان کا اس میں کچھ دخل نہیں ہوتا۔ تو ایک عورت روٹی کیوں پکاتی ہے۔ تقدیر میں ہو گی۔ تو خود بخود پک جائیگی رات کو لحاف کیوں اوڑھتی ہے۔ اگر تقدیر میں ہوگا۔ تو خود بخود سب کام ہو جائے گا۔ مگر ایسا کوئی نہیں کرتا۔ ایک دفعہ میں لاہور سے قادیان آ رہا تھا۔ اسی گاڑی میں پیر جماعت علی شاہ صاحب لاہور سے سوار ہوئے۔ حضرت صاحب ایک دفعہ سیالکوٹ گئے۔ تو انہوں نے یہ فتوےٰ دیا تھا۔ کہ جو کوئی ان کے وعظ میں جائے۔ یا ان سے ملے۔ وہ کافر ہو گا۔ اور اس کی بیوی کو طلاق ہو جائے گی۔ کیونکہ یہ مسئلہ ہے کہ جب مرد کافر ہو جائے۔ تو اس کی بیوی کو طلاق ہو جاتی ہے۔ ایک دفعہ ایک احمدی ان کے وعظ میں گیا۔ اور ان سے کہا۔ آپ نے میری شکل دیکھی ہے۔ میں احمدی ہوں۔ اس لئے آپ اب کافر ہو گئے۔ اور آپ کی بیوی کو طلاق ہو گئی۔ اس پر سب لوگ اس کو مارنے لگ گئے۔ خیر انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کہاں جائیں گے۔ میں نے کہا۔ بٹالہ۔ انہوں نے کہا خاص بٹالہ میں یا کسی دوسری جگہ۔ میں نے کہا۔ بٹالہ کے پاس ایک گاؤں ہے وہاں۔ انہوں نے کہا۔ اس گاؤں کا کیا نام ہے۔ میں نے کہا قادیان۔ کہنے لگے۔ وہاں کیوں جاتے ہو۔ میں نے کہا میرا وہاں گھر ہے۔ کہنے لگے۔ کیا تم مرزا صاحب کے رشتہ دار ہو۔ میں نے کہا۔ میں ان کا بیٹا ہوں۔ ان دنوں ان کا کسی احمدی کے ساتھ جھگڑا تھا۔ اور وہ چاہتے تھے۔ کہ میں اس احمدی سے کہوں کہ مقدمہ چھوڑ دے۔ مگر انہوں نے پہلے غرض نہ بتائی اور کچھ خشک میوہ منگوا کر کہا۔ کھاؤ۔ میں نے کہا مجھ کو نزلہ کی شکایت ہے۔ کہنے لگے۔ جو کچھ تقدیر الٰہی میں ہوتا ہے۔ وہی ہوتا ہے۔ میں نے کہا۔ اگر یہی ہے۔ تو آپ سے بڑی غلطی ہوئی۔ ناحق سفر کی تکلیف برداشت کی اگر تقدیر میں ہوتا۔ تو آپ خود بخود جہاں جانا تھا پہنچ جاتے اس پر خاموش ہو گئے۔ تو تقدیر کے متعلق بالکل غلط خیال سمجھا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ہم کسی کو مومن یا کافر نہیں بناتے۔ بلکہ وہ خود ہی شکر گذار بندہ یا کافر بنتا ہے۔ اور ہم نے جب اس کو مقدرت دے دی۔ تو حساب بھی لینا ہے۔ دیکھو جس نوکر کو مالک اختیار دیتا ہے۔ کہ فلاں کام اپنی مرضی کے مطابق کر۔ اس سے محاسبہ بھی کرتا ہے۔

منکروں کی سزا

پھر اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔ انا اعتدنا للکفرین سلٰسلا و اغللا و سعیرا۔ جو لوگ انکار کرتے ہیں۔ ان کیلئے زنجیریں اور طوق ہیں۔ اور آگ رکھی ہے۔

رسوم اور عادات سے بچو

وہ زنجیر کیا ہے۔ وہ رسوم ہیں جن کا تعلق قوم کے ساتھ ہوتا ہے۔ مثلاً بیٹے کا بیاہ کرنا ہے۔ تو خواہ پاس کچھ نہ ہو۔ قرض لیکر رسوم پوری کرنی ہوتی ہیں۔ یہ زنجیر ہوتی ہے جو کافر کو جکڑے رہتی ہے۔ اور وہ اس سے علیحدہ نہیں ہونے پاتا۔ اسکے مقابلہ میں مومن ہے۔ اس کے نکاح پر کچھ خرچ نہیں ہوتا۔ اگر توفیق ہے۔ تو چھوہارے بانٹ دو۔ اگر نہیں تو اس کے لئے یہ بھی ضروری نہیں۔ پھر اغلال وہ عادتیں ہیں۔ جن کا اپنی ذات سے تعلق ہے۔ اسلام عادتوں سے بھی روکتا ہے۔ شراب۔ حقہ۔ چائے۔ کسی چیز کی بھی عادت نہ ہونی چاہیئے۔ انسان عادت کی وجہ سے بھی گناہ کرتا ہے۔ حضرت صاحب کے زمانہ میں حضرت صاحب کے مخالف رشتہ داروں میں سے بعض لوگ حقہ لیکر بیٹھ جاتے کہ کوئی نیا احمدی جسے حقہ کی عادت ہوتی۔ وہاں چلا جاتا۔ تو وہ خوب گالیاں دیتے۔ چنانچہ ایک احمدی ان کی مجلس میں گیا۔ انہوں نے حقہ آگے رکھ دیا۔ اور حضرت صاحب کو گالیاں دینے لگ گئے۔ اس سے اس احمدی کو سخت رنج ہوا کہ میں ان کی مجلس میں کیوں آیا۔ انہوں نے جب دیکھا۔ کہ یہ کچھ بولتا نہیں۔ تو پوچھا۔ میاں تم کچھ بولتے نہیں۔ احمدی نے کہا۔ بولوں کیا۔ میں اپنے آپ کو ملامت کر رہا ہوں۔ کہ حقہ کی عادت نہ ہوتی۔ تو یہ باتیں نہ سننی پڑتیں۔ آخر اس نے عہد کیا۔ کہ میں آئندہ کبھی حقہ نہ پیوں گا۔ تو عادت انسان کو گناہ کے لئے مجبور کر دیتی ہے۔

کافروں کو جلن

پھر سعیر وہ آگ ہوتی ہے۔ جو ان کے اندر لگی ہوتی ہے۔ اور انہیں تسلی نہیں ہونے دیتی۔ دیکھو ایک بت پرست کے سامنے جب ایک مومن اپنے خدا کی وحدانیت بیان کرتا ہے۔ تو وہ کس قدر جلتا ہے اور ایک عیسائی کے سامنے جب ایک یہودی کہتا ہے کہ تمہارا خدا وہی ہے۔ جس کو ہم نے کانٹوں کا تاج پہنایا۔ اور یہ یہ تکلیفیں دیں۔ تو اس کے سینہ میں کس قدر جلن پیدا ہوتی ہے تو کافروں کے دلوں میں ایک آگ ہوتی ہے۔ جو ان کو جلاتی ہے۔ ایک دفعہ ایک یہودی حضرت عمرؓ سے کہنے لگا۔ مجھکو تمہارے مذہب پر رشک آتا ہے۔ اور میرا سینہ جلتا ہے۔ کہ کوئی بات نہیں جو اس شریعت نے چھوڑی ہو۔ کاش کہ یہ سب باتیں ہمارے مذہب میں ہوتیں۔ تو یہ ایک آگ ہے۔ جو ان کو جلاتی ہے۔ اس کے مقابلہ میں اللہ تعالےٰ مومن کا حال اس آیت میں بیان فرماتا ہے۔ ان الابرار یشربون من کاس کان مزاجھا کافورا۔ یعنی کافروں کے مقابلہ میں خداوند کریم مومن کو کافوری پیالہ پلاتا ہے۔ کافور کی خاصیت ٹھنڈی ہے۔ پس جہاں کافر کا سینہ جلتا ہے۔ اس کے مقابلے میں مومن کا مزاج کافور ہو جاتا ہے۔ یعنی جہاں کافر جلتا ہے۔ مومن خوش ہوتا ہے۔ کہ میرے مذہب جیسا کوئی مذہب نہیں۔ توحید کی تعلیم اور کلام الٰہی اس کے سامنے ہوتا ہے۔ ایک مسلمان جس وقت قرآن پڑھتا ہے۔ کہ وہ لوگ جو خدا پر ایمان لاتے ہیں۔ ان پر فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔ ان کو الہام ہوتا ہے۔ تو اس کا دل اس بات پر کس قدر خوش ہوتا ہے۔ کہ میں خدا سے کس قدر قریب ہوں۔ اسلام پر چلنے سے ہی خدا سے تعلق ہوتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں وید کا ماننے والا جب وید پڑھتا ہے۔ تو کس قدر کڑھتا ہے۔ کہ خدا جو وید کے رشیوں سے کلام کرتا تھا۔ اب مجھ سے نہیں کرتا۔ میں کیا اس کا سوتیلا بیٹا ہوں۔ تو مومن خوش ہوتا ہے۔ اور کافر جلتا ہے

مومن بننے کیلئے قربانیوں کی ضرورت

مگر وہ کافوری پیالہ جو مومن کو

361

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیا جاتا ہے جو مشکل سے ملتا ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ عَیْناً یشرب بھا عباد اللہ یفجرونھا تفجیرا۔ جب رسول کریمؐ کے زمانہ میں لوگ ایمان لائے۔ تو قتل کئے گئے۔ صحابہ کو بڑی بڑی تکلیفیں دی گئیں۔ حضرت بلال کو گرم ریت پر لٹا کر مارتے اور کہتے کہو لات خدا ہے۔ فلاں بُت خدا ہے۔ مگر وہ لا الٰہ الا اللہ ہی کہتے۔ باوجود اسقدر تکلیفوں کے انہوں نے اپنا ایمان نہ چھوڑا۔ تو ایمان لانا کوئی معمولی بات نہیں۔ جنت کے ارد گرد جو نہریں کھدی ہیں۔ وہ مشکل سے نکلتی ہیں۔ اور جو لوگ ایمان کی نہر کھود کر لاتے۔ وہ بڑی بڑی قربانیاں کرتے ہیں۔ یہاں جو نہر سے مشابہت دی ہے۔ تو اسی لئے کہ نہر بڑی مشکل سے کھدتی ہے۔ اگر انسان کسی کو کھودنی پڑے۔ تو کبھی نہ کھود سکے۔ اب اگر ہماری جماعت کے مرد یا عورتیں خیال کریں کہ ہم کو یونہی ایمان مل جائے۔ اور کوئی قربانی نہ کرنی پڑے تو یہ ناممکن ہے۔ ایمان کے لئے بہت سی قربانیوں کی ضرورت ہے۔ قربانیاں دو قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک تو خدا کی طرف سے ہوتی ہیں۔ اور دوسری بندہ آپ اپنے اوپر عاید کرتا ہے۔ پہلی قربانیاں جو خدا کی طرف سے ہوتی ہیں۔ وہ اس قسم کی ہوتی ہیں۔ مثلاً کسی کا بچہ مر جائے یا کسی کی بیوی مر جائے۔ اس میں بندے کا دخل نہیں ہوتا۔ اس کے علاوہ جو دوسری قربانی ہے۔ اس میں انسان کا دخل ہوتا ہے۔ کہ بھائی بند، بیٹا، بیوی سب مخالف ہیں۔ اور وہ ایمان لاتا ہے۔ اور ان کی پرواہ نہیں کرتا۔ یہ ہے جو ایمان کی نہر کو چیر کر لاتا ہے۔ اسی طرح ایک عورت ہے۔ جس کی سمجھ میں حق آ گیا۔ یا کوئی لڑکا لڑکی ہے۔ جس پر حق کھل گیا اور وہ اپنے ایمان پر قائم ہے۔ اور مخالفت کا خیال نہیں کرتے تو یہ بڑی نہر کو کھود کر لاتے ہیں۔ بچپن میں ایمان لانے والوں میں بھائی عبد الرحمن قادیانی ہیں۔ جو پہلے ہندو تھے۔ ان کے والد آئے۔ ان کو لے گئے۔ اور جا کر ایک کمرہ میں بند کر دیا۔ چھ مہینے بند رکھا۔ ایک دن انہیں موقعہ ملا۔ تو وہ پھر بھاگ کر یہاں آ گئے۔ تو ایمان کی نہر حاصل کرنے کے لئے بڑی قربانی کی ضرورت ہے۔ دنیا میں جب کوئی کپڑا، جوتی، روپیہ غرض کوئی چیز مفت نہیں ملتی۔ تو ایمان جیسی نعمت کیسے مفت مل جائے۔ اور نہر کا لفظ ہی بتاتا ہے کہ یہ بڑا مشکل کام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مومن وہی ہے۔ جو قربانی کرتا ہے۔ اس سے وہ ترقی کرتا ہے۔

مومنوں کی صفات

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یوفون بالنذر ویخافون یوما کان شرہ مستطیرا۔ وہ خدا کے عہد کو پورا کرتے ہیں۔ اور ڈرتے ہیں۔ اس دن سے کہ انجام کا دن ہوگا۔ انجام کا دن ایک دنیا میں بھی آتا ہے۔ اور ایک آخرت میں آئے گا۔ اول آپ قربانی کرتے ہیں۔ پھر اس سے بڑھ کر دنیا میں خدا کے مظہر بن جاتے ہیں۔ ویطعمون الطعام علیٰ حبہٖ مسکیناً و یتیماً و اسیرا۔ خدا رزق دیتا ہے وہ بھی لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ حتیٰ کہ آپ محتاج ہوتے ہیں مگر اپنا کھانا غریبوں، مسکینوں اور قیدیوں کو کھلاتے ہیں۔ پھر انما نطعمکم لوجہ اللہ لا نرید منکم جزاءً ولا شکورا۔ وہ کھانا کھلا کر احسان نہیں جتاتے۔ کہ فلاں وقت ہم نے یہ احسان کیا تھا یا دعوت دی تھی۔ بلکہ ان کا احسان اپنے اوپر سمجھتے ہیں کہ انہوں نے ہم کو نیکی کا موقعہ دیا۔ ان کو کسی کے ساتھ سلوک کرنے میں مزا آتا ہے۔ پس مومن جس کے ساتھ سلوک کرتا ہے۔ اس کا احسان سمجھتا ہے کہ اس نے شکر کا موقعہ دیا۔ علیٰ حبہٖ کا یہ مطلب ہے کہ وہ جو کچھ کرتا ہے۔ اللہ ہی کے لئے کرتا ہے۔ شہرت کے لئے نہیں کرتا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے کرتا ہے اس کا ایک ہی مقصود ہوتا ہے کہ میرا مولا مجھ سے راضی ہو جائے۔

مومنوں کو کیا بدلا ملیگا

پھر ان کی احسان کرنے کی ایک اور بھی غرض ہوتی ہے۔ اور وہ یہ کہ انا نخاف من ربنا یوماً عبوساً قمطریرا۔ اس دن خدا ہمارے کام آئے۔ جو کہ بہت ڈراونا دن ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو ان خطرات سے بچائے۔ اور ہم پر رحم کرے۔ ایسے لوگوں کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فوقٰھم اللہ شر ذٰلک الیوم ولقّٰھم نضرۃً وسرورا۔ ایسے ایمان والوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ ایسا سلوک کریگا کہ وہ قیامت کے دن محفوظ رہینگے۔ اور ان کو اچھا بدلہ دیگا۔ پھر فرماتا ہے۔ وجزاھم بما صبروا جنۃً وحریرا۔ یہ بدلہ ان کو ان کے ایمان کے بدلے میں ملیگا۔ متکئین فیھا علی الارائک لا یرون فیھا شمساً ولا زمھریرا۔ وہ سب کے سب بادشاہ ہونگے۔ وہاں نہ گرمی ہوگی نہ سردی۔ وہ ایک نئی دنیا ہوگی وہاں گرمی بھی نہیں ہوگی یعنے نہ وہاں جوش آئے گا۔ اور نہ ٹھنڈی ہوگی۔ یعنے نہ ہی جوش کم ہو جائے گا۔ ایک ہی رنگ ہوگا۔

قرآن کریم کا کمال

دیکھو قرآن کریم کی تعلیم کیا پر حکمت ہے: قرآن نے دوزخ کے عذاب میں بتلا دیا کہ وہاں سردی کا بھی عذاب ہوگا۔ اور گرمی کا بھی۔ سرد ملکوں کے لوگوں کو سردی کے عذاب سے ڈرایا ہے۔ اور گرم ملکوں کے لوگوں کو گرمی سے۔ بعض ملک اسقدر برفانی ہیں کہ وہاں کے لوگ برف ہی کے مکان بنا لیتے ہیں۔ وہاں پر اگر کسی کو پانی پینا ہوتا ہے تو برف کو رگڑ رگڑ کر پانی بناتے ہیں وہاں آگ ایک نعمت سمجھی جاتی ہے۔ چونکہ انجیل میں صرف آگ کے عذاب کا ہی ذکر ہے۔ اس لئے جب اس برفانی ملک میں ایک پادری گیا۔ اور وہاں جاکر عیسائیت کی تبلیغ کی۔ اور کہا کہ اگر تم نہ مانوگے تو خدا تم کو آگ میں ڈالیگا۔ تو وہ لوگ یہ سنکر بہت خوش ہوئے کہ اچھا ہوا! ہم آگ میں ڈالے جائینگے۔ کیونکہ آگ ان کے لئے نعمت تھی۔ اس طرح جب پادریوں نے دیکھا کہ یہ آگ سے نہیں ڈرتے۔ تو انہوں نے ایک کمیٹی کی۔ اور کہا کہ آگ کی جگہ برف کا عذاب لکھ دو۔ مگر قرآن کریم میں کسی انسانی دخل کی ضرورت نہیں ہے۔ اس میں برف کا عذاب موجود ہے اس میں تبدیلی کی ضرورت نہیں۔ پھر فرماتا ہے۔ ودانیۃ علیھم ظللھا و ذللت قطوفھا تذلیلاً۔ وہاں سائے جھکے ہوئے ہونگے۔ اور وہاں ہر قسم کے کھانے ہونگے۔

بہشت میں چھوٹے بچے

حضور نے اسی طرح دیگر آیات کی تفسیر فرماتے ہوئے اس آیت کے متعلق کہ ویطوف علیھم ولدان مخلدون اذا رأیتھم حسبتھم لؤلؤاً منثورا۔ فرمایا۔ اب یہ عورتوں کے متعلق ہے اور عورتیں خوش ہونگی کہ ان کے آگے جو بچے پھرینگے، وہ وہی بچے ہونگے۔ جو ان سے مر جاتے ہیں۔ وہ خوبصورت موتیوں کی طرح ہونگے۔ وہ ہمیشہ ایک ہی سے رہینگے۔ اس دنیا میں تو بچہ بیمار ہو جاتا ہے بعض دفعہ اس کی شکل بگڑ جاتی ہے۔ پھر کوئی بچہ ذہین ہوتا ہے۔ کوئی کند ذہن ہوتا ہے۔ مگر وہاں سب بچے ایک سے ہونگے۔ گویا موتی بکھرے ہوئے ہونگے۔

احمدی عورتوں کو کیسا بننا چاہیئے

چونکہ مردوں میں تقریر فرمانے کا حضور کا وقت ہو گیا تھا۔ اس لئے حضور نے بقیہ آیات کی مختصر تفسیر فرما کر ان الفاظ پر تقریر ختم فرمائی۔ کہ جب تک تم احمدیت کی تعلیم کو پورا نہیں کروگی۔ احمدی کہلانے کی مستحق نہیں۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ تم پوری احمدی بنو۔ تاکہ اگر ایسا وقت آئے۔ جب ہمیں خدا کے دین کے لئے تم سے جدا ہونا پڑے۔ تو تم ہمارے بچوں کی پوری پوری تربیت کر سکو۔ دنیا اسوقت جہالتوں میں پڑی ہوئی ہے تم قرآن کو سمجھو۔ اور خدا کے حکموں پر چلو۔

زبیدہ خاتون ہمشیرہ زادی شیخ احمد اللہ حال لاہور

الفضل:۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر کا قلم بند کرنا یونہی آسان کام نہیں۔ اور اگر حضور آیات قرآنی کی تفسیر فرمائیں۔ تو اس کا لکھنا اور بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ محترمہ زبیدہ خاتون صاحبہ نے حضور کی مستورات کے جلسہ سالانہ کی جو تقریر مرتب کی ہے۔ اور جو سورہ دہر کے ایک رکوع کے متعلق تھی۔ اسے حضور کی مکمل اور پوری تقریر نہیں کہا جا سکتا تاہم چونکہ خاتون موصوفہ نے اس کے لئے بڑی کوشش اور سعی کی ہے۔ اس لئے اسے درج اخبار کیا گیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسری شادی کرنیوالوں کو مشورہ

بعض لوگ جب دیکھتے ہیں کہ ان کی بیوی کے بطن سے شادی کے بعد کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ تو دوسری شادی کا ارادہ کر لیتے ہیں۔ جس کے یہ معنے ہیں۔ کہ ان کے نزدیک اولاد نہ ہونے کا [illegible] سبب [illegible] ان کی بیوی [illegible] بانجھ ہوتا ہے۔ حالانکہ اولاد کا نہ ہونا صرف عورت کے نقص کی وجہ سے نہیں ہوتا۔ بلکہ بعض [illegible] مرد کے نقص کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے۔ اس لئے اولاد نہ ہونے کی صورت میں مرد کا اپنی بیوی کو بانجھ سمجھکر دوسری شادی کر لینا ایک سخت غلطی ہے۔ میں نے بیسیوں مثالیں ایسی دیکھی ہیں۔ کہ مرد نے دوسری بلکہ تیسری شادی کی۔ مگر چونکہ خود اس میں نقص تھا۔ اس لئے باوجود پے درپے شادیوں کے اولاد سے محروم رہا۔ بلکہ اپنے ساتھ دو یا تین عورتوں کو بھی قدرت کے اس عطیہ سے محروم رکھنے کا سبب بنا۔ نیز دس سے زیادہ مثالیں میرے علم میں ایسی ہیں۔ کہ بعض مرد جنہوں نے دو دو شادیاں اولاد کے لئے کیں۔ مگر خود اپنے نقص کی وجہ سے اولاد سے محروم رہے۔ جب ان کی وفات کے بعد ان کی بیویوں نے دوسری شادی کی۔ تو خدا کے فضل سے ان کے ہاں اولاد پیدا ہوئی۔ اس لئے میں بطور مشورہ تمام ان دوستوں کی خدمت میں جو پہلی بیوی سے اولاد نہ ہونے کی صورت میں محض اولاد کے لئے دوسری شادی کرنا چاہتے ہوں۔ گذارش کرتا ہوں کہ وہ دوسری شادی سے قبل ڈاکٹری معائنہ کرائیں۔ اگر معائنہ سے ثابت ہو کہ ان کے نطفہ کے حیوانات تولید زندہ اور قابل پرورش ہیں۔ تو شوق سے دوسری شادی کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر معائنہ سے معلوم ہو۔ کہ خود ان کے نطفہ میں تولید کا مادہ نہیں۔ تو پھر دوسری شادی کا نام نہ لیں۔ کیونکہ ان کی غرض اولاد تھی۔ اور وہ غرض خود ان کے نقص کی وجہ سے نہیں پوری ہو سکتی۔ سید محمود اسحٰق۔ قادیان

نامہ دمشق

”بلائے دمشق“

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں سے ایک الہام ”بلائے دمشق“ بھی ہے۔ کہ دمشق پر ایک بہت بڑی مصیبت آئیگی۔ سو آج ہم اس کا نظارہ دمشق میں دیکھ رہے ہیں۔ آج کل دمشق نہایت ہی سخت مصیبت میں مبتلا ہے۔ بوجہ اس جنگ کے جو دروز اور فرانسیسیوں کے درمیان ہو رہی ہے دمشق کے اردگرد بہت سے گاؤں تباہ کر دئیے گئے ہیں۔ اور تمام اہل دمشق متحیر و سرگردان ہیں۔ اس کا ایک بہت بڑا حصہ توپوں اور ہوائی جہازوں کے ذریعہ گولے پھینک پھینک کر خاک سیاہ کر دیا گیا ہے۔ سینکڑوں مقتول زمین پر پڑے ہیں۔ کوئی اٹھانیوالا نہیں۔ کوئی دفنانیوالا نہیں۔ بیچاروں کی شکلیں متغیر ہو گئی ہیں۔ بعض نظارے نہایت مہیب اور بدن پر لرزہ پیدا کرنیوالے ہیں۔ کوئی دردمند انسان نہیں۔ جوان مُردوں کو دیکھکر جن میں سے بعض کو کتے کھا رہے ہیں۔ آنسو نہ گرائے۔ وہ راتیں کس مصیبت سے گذریں جبکہ اوپر سے گولے برس رہے تھے۔ اور معصوم بچے اور عورتیں اور مرد چیخیں مار مار کر گھروں سے بھاگ رہے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دوسرا الہام یا ایہا الناس اتقوا ربکم ان زلزلۃ الساعۃ شیء عظیم۔ یوم تذہل کل مرضعۃ عما ارضعت و تضع کل ذات حمل حملہا و تری الناس سکاریٰ وما ہم بسکاریٰ ولکن عذاب اللہ شدید۔ بھی پورے طور پر صادق آ رہا ہے اس مصیبت سے بعض حاملہ عورتوں کے حمل بھی گر گئے۔ اور دودھ پلانے والیاں اپنے بچوں کو بھول گئیں۔ مثلاً ہمارے ایک بھائی نے بچشم خود دیکھا۔ ایک خاندان ایک جگہ بیٹھا ہوا تھا کہ اوپر سے گولہ پڑا۔ ایک عورت اپنے چھوٹے سے بچے کو چھاتی سے لگا کر دودھ پلا رہی تھی۔ گولہ اس کے سر پر آ کر لگا۔ اور وہیں اس کی جان نکل گئی۔ بچہ اسی طرح چھاتیوں سے لگا ہوا تھا۔ اور باقی خاندان کے آدمی بھی مر گئے۔ فقط وہ بچہ باقی رہ گیا۔ پس اس مصیبت کو دیکھ کر ہر ایک شخص اس کو بلائے دمشق قرار دیتا ہے۔ جس سے پوچھو وہ یہی کہتا ہے۔ بلاء دای بلاء یعنی نہایت سخت مصیبت ہے۔ ایسی مصیبت کبھی دمشق پر نہیں آئی۔ اور اخباروں نے یہ عنوان رکھا ہے۔ مثلاً اخبار الاحرار نے عنوان ”نکبۃ دمشق“ رکھکر حالات ذکر کئے ہیں۔ نکبۃ دمشق بعینہ بلاء دمشق کا ترجمہ ہے۔ ان اخباروں میں سے خلاصۃً ہم ناظرین الفضل کے لئے انشاء اللہ حالات درج کرینگے۔ یہ مقدر تھا کہ دمشق پر بلاء نازل نہ ہو جب تک کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ اور آپ کے خدام وہاں پہنچ کر آپ کے دعویٰ کو شہرت نہ دے لیتے۔ پس جب دعویٰ کا اعلان ہو چکا۔ تو اس کے متعلق جو الہام تھا وہ بھی پورا ہو گیا۔ اور ہو سکتا ہے کہ اور بھی کئی رنگ میں اس کا ظہور ہو جن کو ہم ابھی تک نہیں جانتے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا کلام اپنے اندر کئی پہلو اور مقاصد رکھتا ہے۔ خاکسار جلال الدین شمس از دمشق

مسیحی دنیا اور حیاتِ مسیح

عیسائی دنیا کو چیلنج

ڈاکٹر زویمر صاحب عیسائیت کے مشہور اور پُرجوش مشنری ہیں۔ آپ کی طرف سے اخبار نور افشاں (یکم جنوری سنہ ۲۶ء) میں مسلمانوں کے لئے مسیح کی دلالت پر ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جسمیں آپ کہتے ہیں:۔

”میں انکو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ دوسرے نبیوں پر یسوع کو یہ فوقیت ہے۔ کہ وہ آج زندہ ہے۔ یعنی وہ اس زمانہ کا بخشندۂ حیات ہے۔ ہاں جس طرح انجیل کے بیان کے مطابق اس نے لعزر کی۔ اور یائیرس کی بیٹی کو زندہ کیا۔ اسی طرح وہ آج بھی مردہ روحوں کو زندہ کرتا ہے۔ اور کمزور مریضوں کو توانائی دیتا ہے۔“

اس اقتباس میں حضرت مسیحؑ کی جو فوقیت دیگر انبیاء کرام علیہم السلام پر بتلائی گئی ہے۔ وہ ان کی موجودہ زندگی ہے۔ لیکن ہم علی الاعلان کہنا چاہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح کو کوئی ایسی زندگی نہ حاصل تھی نہ حاصل ہے۔ اور نہ ہو سکتی ہے۔ جو آپ کو دیگر تمام انبیاء سے افضل قرار دے سکے۔ خود اناجیل ہمارے بیان کی شاہد ہیں۔ جو کہ ان کی موت کا بالصراحت ذکر کرتی ہیں۔ پس مسیح کی زندگی کا خیال محض ایک وہم اور طفل تسلی ہے ہم عیسائی دنیا سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ وہ حضرت مسیح کی غیر معمولی زندگی کا کوئی ثبوت کوئی شاہد پیش کرے۔ مسیح کا فیضان ختم ہو گیا۔ یہی وجہ ہے کہ آج اناجیل کی مقرر کردہ علامات رکھنے والا عیسائی روئے زمین سے معدوم ہے۔ کیا ڈاکٹر صاحب موصوف جن کو حضرت مسیحؑ کے زندہ ہونے کا زعم ہے۔ میدان آزمائش میں آ کر مسیحی کسوٹی پر مسیح کے فیضان کو ثابت کرینگے؟

ڈاکٹر صاحب کے مذکورہ بالا بیان سے ظاہر ہے کہ وہ جس طرح آج مسیح کے مُردہ ارواح کو زندہ کرنے کا تخیل باندھ رہے ہیں۔ اسی طرح اناجیل میں مذکورہ معجزات بھی محض قوت متخیلہ کا نتیجہ ہیں وبس۔ آج ہزاروں لعزر مر رہے ہیں۔ مگر دوبارہ زندہ ہونیوالا ایک بھی نہیں۔ جس سے معلوم ہوا کہ لعزر کو زندہ کرنیوالا ہی خود زندہ نہیں۔ آج اگر کوئی نبی زندہ ہے۔ اور اگر آج نہیں بلکہ دائماً کسی رسول کا فیضان جاری ہے۔ تو وہ وہی النبی الامی ہے۔ جس کی اتباع سے آج بھی انسان مکالمہ الٰہی سے مشرف ہو سکتا ہے

برتر گمان و وہم سے احمدؐ کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح زمان ہے

کیا مسیح کی اتباع سے آج کوئی خدا کا مقرب بن سکتا ہے اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو انکو زندہ کس طرح تصور کیا جا سکتا ہے۔ میں اسموقعہ پر اپنے مسلمان بھائیوں کو بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ وہ دیکھیں کہ کس طرح نصاریٰ حضرت مسیح کی زندگی کے عقیدہ کو انکی فضیلت اور برتری کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں۔ اور وہ خود انکی تائید کرتے ہیں

ہمہ عیسائیاں را از مقال خود مدد دادند
دلیری ہا پدید آمد پرستاران میت را

کیا مسلمان اس بات پر غور کرینگے؟

خاکسار اللہ دتا جالندھری مولوی فاضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"ظِلّی نبی"

جناب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء "ظلی نبی" کے مقابلہ میں۔ "ظل اللہ" کے الفاظ پیش کر کے اکثر غلط فہمی میں مبتلا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ مدیر پیغام لکھتے ہیں:-

"حضرت امیر کا یہ فرمانا نہایت صحیح ہے۔ کہ جس طرح ظل اللہ اللہ نہیں ہے۔ اسی طرح ظلی نبی بھی نبی نہیں ہے"

(پیغام صلح ۲۶ جنوری ۱۹۲۶ء)

ان حضرات کو شاید یہ معلوم نہیں۔ کہ "ظلی نبی" اور "ظل اللہ" میں بلحاظ قواعد کتنا فرق ہے۔ ورنہ کبھی یہ مثال پیش نہ کرتے۔ "ظلی نبی" کے الفاظ کو "ظل اللہ" پر قیاس کرنا سخت غلطی ہے۔ کیونکہ "ظلی نبی" اصل میں "نبیٌ ظلیٌ" یعنی صفت موصوف ہے۔ اور "ظلُ اللہِ" مضاف۔ مضاف الیہ ہے۔ پس "نبیٌ ظلیٌ" مرکب توصیفی اور "ظلُّ اللہ" مرکب اضافی ہے۔ لہذا "ظلی نبی" کے بالمقابل "ظل اللہ" کو پیش کر کے عدم نبوت پر استدلال کرنا لاعلمی ہے۔ جو اہل علم کے شایان شان نہیں۔ کیونکہ یہ استدلال تو اسی طرح ہے۔ جیسا کہ کوئی شخص زید کے متعلق "عَبْدٌ زاهدٌ" کہکر زید کے متقی اور باخدا ہونے پر استدلال کرے۔ اور دوسرا شخص "عبد اللہ" کو مثال میں پیش کر کے جھٹ زید کے باخدا ہونے کا انکار کر دے۔ اور کہے کہ وہ تو عبد اور بندہ ہے باخدا کس طرح بن سکتا ہے۔ یا مثلاً "رجلٌ عالمٌ" سے اس کے عالم ہونے کا اثبات کرے۔ تو دوسرا شخص "یا رجلٌ منْ اهل العلم" کو پیش کر کے زید کی علمیت سے منکر ہو بیٹھے۔ اور کہے کہ زید عالم کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ تو اہل علم یا علماء کی ایک جزو ہے۔ لہذا جزئی عالم ہے۔ درحقیقت عالم نہیں۔ اب ظاہر ہے کہ ایسا استدلال کرنا سخت غلطی ہے۔

پس "ظلی نبی" کو ظل اللہ پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔ کیونکہ جس طرح زید کو "رجلٌ عالمٌ" کہدینے سے زید انسانیت سے خارج نہیں ہوتا۔ بلکہ واقعی طور پر وہ انسان کا انسان رہتا ہے۔ اور عالم کی ایک صفت زائدہ اس کے اندر پیدا ہو جاتی ہے۔ بعینہٖ اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ کا اپنے آپ کو "ظلی نبی" یا "نبیٌ ظلیٌ" کہنا یہ ثابت نہیں کرتا۔ کہ آپ درحقیقت نبی نہیں۔ نبی تو آپ واقعی ہیں۔ ظلی کہنے سے محض اس صفت کا اظہار مقصود ہے۔ کہ آپ نے نبی کریم صلعم کی پیروی سے نبوت کا انعام حاصل کیا ہے۔ پس پیغام صلح کا یہ اعتراض کہ:-

"اگر حضرت صاحب نبی ہی تھے۔ تو آپ کو یہ کہنے کی کیا ضرورت تھی۔ کہ میری نبوت ظلی نبوت ہے" (پیغام صلح۔ ۲۶ جنوری)

یہ غلط ثابت ہو گیا۔ کیونکہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے آپ کو صرف نبی ہی کہتے اور ظلی کی قید نہ لگاتے۔ تو نادان شور مچاتے کہ یہ نبی بنکر اب شریعت اسلام کو منسوخ کرتے ہیں۔ اور گویا کوئی نئی کتاب اور نئی شریعت لائے ہیں لوگوں کے اس اشتباہ کو دور کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے لئے لفظ نبی کے ساتھ ظلی اور امتی کے الفاظ لگائے۔ تاکہ لوگ یہ نہ سمجھیں۔ کہ حضرت صاحب اس نبوت کے مدعی ہیں۔ جو شریعت والی ہے۔ مگر ظلی نبوت سے یہ مفہوم نہیں نکل سکتا۔ کیونکہ حضرت مسیح موعودؑ کی اصطلاح میں ظل کے معنی اتباع کے ہیں۔ چنانچہ آپ لفظ "ظل" کے متعلق فرماتے ہیں:-

"ظلی نبوت جس کے معنی ہیں کہ فیض محمدی سے وحی پانا"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸)

پھر فرماتے ہیں:-

"میں رسول اور نبی ہوں باعتبار ظلیت کاملہ کے میں وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے" (نزول المسیح صفحہ ۳ حاشیہ)

پھر آپ حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۶ حاشیہ پر فرماتے ہیں:-

"خدا کی مہر نے یہ کام کیا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والا اس درجہ کو پہنچا۔ کہ ایک پہلو سے وہ امتی ہے۔ اور ایک پہلو سے نبی"

یہی مذہب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا ہے۔ چنانچہ آپ اپنی کتاب حقیقۃ النبوۃ میں فرماتے ہیں:-

"اگر (حضرت مسیح موعود) اپنے آپ کو اس کے مقابلہ میں ظلی یا بروزی کہتے ہیں۔ تو اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ آپ کی نبوت بالواسطہ ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے ہے۔ اور یہی ہمارا عقیدہ ہے"

(صفحہ ۱۶۱)

پھر صفحہ ۱۶۴ پر فرماتے ہیں:-

"اس ظل کے معنے صرف یہ ہیں۔ کہ آپ نے سب کمالات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے پائے ہیں"

پھر فرماتے ہیں:-

"حضرت مسیح موعود محض اتباع نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور عمل بالقرآن سے نبوت کے درجہ پر پہنچے" صفحہ ۱۸۲

پس ظل کے معنی صرف یہ ہیں۔ کہ آپ نے سب کمالات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے پائے ہیں۔ یعنی ہر ایک انعام مہدویت۔ مسیحیت۔ نبوت وغیرہ کا آنحضرت صلعم کی پیروی سے یعنی ظلی طور پر پایا ہے نہ براہ راست۔ تو ظل کے معنی حضرت صاحب کے اصطلاح میں اتباع اور پیروی کے ہیں۔ جیسا کہ آپ ایک اور جگہ فرماتے ہیں:-

"آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے۔ اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے"

اس لحاظ سے ظلی نبی کے معنے ہوئے متبع نبی یعنی ایسا نبی جس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے نبوۃ کا درجہ پایا ہے۔ مگر بلحاظ نبوۃ کے پہلے نبیوں میں اور اس میں کوئی فرق نہیں۔ ہاں حصول نبوت کے ذرائع جدا جدا ہیں۔ یعنی پہلے نبیوں کی نبوت بلاواسطہ [illegible] لیکن حضرت مسیح موعود کی نبوت بالواسطہ ہے۔ مگر نفس نبوت میں ذرا بھی فرق نہیں۔ اگر یہ اعتراض ہو۔ کہ متبع نبی حقیقی نبی نہیں۔ تو اس کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کا یہ واضح ارشاد گوش ہوش سے سننا چاہیئے۔

"نبی کے حقیقی معنوں پر غور نہیں کی گئی۔ نبی کے معنی صرف یہ ہیں۔ کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو۔ اور شرف مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں۔ اور نہ یہ ضروری ہے۔ کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۳۸)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس قول نے فیصلہ کر دیا۔ کہ متبع نبی واقعی اور حقیقی نبی ہوتا ہے۔ اگر غیر مبایعین حضرات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دعویٰ میں سچا مانتے ہیں۔ تو ان پر یہ تحریر حضرت مسیح موعود کی حجت ہے۔

خاکسار حافظ سلیم احمد خاں احمدی۔ اٹاوی قادیان

خاتم النبیین کے صحیح معنے

نہایت افسوس کی بات ہے۔ کہ ابھی تک ہمارے مخالفوں نے خاتم کے معنے نہیں سمجھے۔ حالانکہ ان کے بڑے بڑے علماء خاتم کے وہی معنے کرتے [illegible] ہیں۔ چنانچہ مولوی عبد الباری صاحب لکھنوی نے اپنی کتاب [illegible] کے صفحہ ۲۱ پر اپنے والد صاحب کی سوانح عمری بیان کرتے ہوئے اپنے پردادا کا ان الفاظ میں ذکر کیا:-

"فأقول هو... مولانا الحافظ الحاج محمد [illegible] بن... مولانا محمد عبد الرزاق خاتم الفقهاء والمفسرين جمال الدين"۔ یعنی مولوی صاحب مذکور کے والد صاحب محمد عبد الوہاب بن محمد عبد الرزاق بن جمال الدین جو خاتم الفقہا والمفسرین ہیں۔

اب کیا جمال الدین صاحب کے بعد نہ کوئی فقیہہ ہوا اور نہ کوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست نومبایعین

آخری عشرہ دسمبر ۱۹۲۵ء اور جنوری ۱۹۲۶ء

کچھ عرصہ سے نومبایعین کے نام اخبار میں درج نہیں کئے جا سکے۔ جس کی وجہ یہ تھی۔ کہ آٹھ صفحہ کے اخبار میں جس کے متعلق احباب کو پہلے ہی مضامین کم ہونے کی شکایت تھی۔ گنجائش نہ نکل سکتی تھی۔ اب انشاء اللہ نومبایعین کے نام باقاعدہ شائع کئے جائیں گے۔ تا جماعت کی ترقی کے متعلق احباب کو سرسری اندازہ ہوتا رہے۔ سرسری اندازہ اس لئے کہا گیا ہے۔ کہ کسی نہ کسی وجہ سے بہت سے نام اس فہرست میں درج ہونے سے رہ جاتے ہیں۔

(۱) دفعدار حیات محمد خاں صاحب کیمل کور راولپنڈی
(۲) حسبہ اللہ صاحب — ضلع گورداسپور
(۳) اکبر بی بی معرفت جمال الدین صاحب — ریاست جموں
(۴) غلام بی بی — 〃 — 〃
(۵) شمسو بی بی — 〃 — 〃
(۶) رہانو بی بی — 〃 — 〃
(۷) میراں بی — 〃 — 〃
(۸) برکتے — 〃 — 〃
(۹) محمود رشید صاحب — آبادان
(۱۰) غلام حسین صاحب — انبالہ چھاؤنی
(۱۱) منشی چراغ الدین صاحب — فیروز پور
(۱۲) منشی امام الدین صاحب — آبادان
(۱۳) محمد حنیف صاحب — ضلع گورداسپور
(۱۴) محمد حسین صاحب — ضلع لاہور
(۱۵) محمد لطیف صاحب — 〃
(۱۶) برکت اللہ صاحب — ضلع سیالکوٹ
(۱۷) اللہ جوایا صاحب — ضلع گوجرانوالہ
(۱۸) سجادہ صاحب — 〃
(۱۹) صوبہ صاحب — 〃
(۲۰) شاہ محمد صاحب — 〃
(۲۱) فقیر احمد صاحب — 〃
(۲۲) نور محمد صاحب — 〃
(۲۳) حیات صاحب — 〃
(۲۴) غلام محمد صاحب — 〃
(۲۵) روشن علی صاحب — 〃
(۲۶) ہاشم صاحب — ضلع گوجرانوالہ
(۲۷) شیر علی صاحب سادھن — ضلع آگرہ
(۲۸) اللہ دتا صاحب — ضلع سیالکوٹ
(۲۹) نور الٰہی صاحب — 〃
(۳۰) سلیمان صاحب — راسئے ونڈ
(۳۱) عبد اللہ صاحب — ضلع فیروز پور
(۳۲) محمد شریف صاحب — ضلع سرگودھا
(۳۳) تاج دین صاحب — ضلع گوجرانوالہ
(۳۴) لشکر خاں صاحب — ضلع گورداسپور
(۳۵) محمد امین صاحب — امرت سر
(۳۶) کریم صاحب — میرٹھ
(۳۷) احمد بخش صاحب — 〃
(۳۸) اللہ بخش صاحب — ضلع شیخوپورہ
(۳۹) محمد تقی صاحب — 〃
(۴۰) محمد رمضان صاحب — ضلع لائل پور
(۴۱) دل محمد صاحب — 〃
(۴۲) نور دین صاحب — شاہدرہ
(۴۳) پیر بخش صاحب — ضلع لائل پور
(۴۴) احمد الدین صاحب — ڈسکہ
(۴۵) حافظ کریم بخش صاحب — ریاست پٹیالہ
(۴۶) اللہ رکھا صاحب — 〃
(۴۷) عبد العزیز صاحب — 〃
(۴۸) برکت علی صاحب سرائے عالمگیر — ضلع گجرات
(۴۹) عبد الحق صاحب — 〃
(۵۰) عبد اللطیف صاحب — گوجرانوالہ
(۵۱) غلام رسول صاحب — ریاست پٹیالہ
(۵۲) اللہ داد صاحب — سیالکوٹ
(۵۳) بابو عبد الواحد صاحب — بٹالہ
(۵۴) علم دین صاحب — ضلع سیالکوٹ
(۵۵) غلام حیدر صاحب — 〃
(۵۶) اللہ رکھا صاحب — 〃
(۵۷) احمد شفیع صاحب — سیانوالی
(۵۸) سید احمد شاہ صاحب — ضلع گجرات
(۵۹) ماسٹر عبد الغفور صاحب — 〃
(۶۰) غلام محمد صاحب — 〃
(۶۱) ابراہیم صاحب — 〃
(۶۲) علم دین صاحب — 〃
(۶۳) سید محمد یوسف شاہ موضع کیہڑ — ضلع گجرات
(۶۴) ابراہیم صاحب — ضلع جالندھر
(۶۵) مہر الدین صاحب — ضلع جالندھر
(۶۶) کریم بخش صاحب — 〃
(۶۷) علی شیر صاحب — 〃
(۶۸) فیروز الدین صاحب — ضلع گورداسپور
(۶۹) اللہ بخش صاحب — ضلع ہوشیارپور
(۷۰) علم دین صاحب — ضلع گورداسپور
(۷۱) محمد الیاس صاحب — بریلی
(۷۲) نور محمد صاحب — 〃
(۷۳) خلیل الرحمٰن صاحب — پیلی بھیت
(۷۴) سید عبد العزیز صاحب — لاہور
(۷۵) سید سعید ہاشم۔ چکوال — ضلع جہلم
(۷۶) امیر محمد صاحب — بٹالہ
(۷۷) ابراہیم صاحب — ضلع شیخوپورہ
(۷۸) مبارک احمد صاحب — ضلع لائل پور
(۷۹) حسن احمد صاحب — 〃
(۸۰) منظور احمد صاحب — ضلع گورداسپور
(۸۱) محمد سلیم صاحب — پشاور
(۸۲) محمد یوسف صاحب — 〃
(۸۳) ملک سرمست خانصاحب نمبردار — ضلع پشاور
(۸۴) گگو صاحب — ضلع ملتان
(۸۵) کھیڑا صاحب — 〃
(۸۶) بوٹا صاحب — ضلع ملتان
(۸۷) پیر بخش — 〃
(۸۸) ابراہیم — 〃
(۸۹) محمد رضا خاں صاحب — میرٹھ
(۹۰) محمد اسلم صاحب — 〃
(۹۱) منشی غلام حسین صوفی — ضلع لاہور
(۹۲) حاکم دین صاحب — ضلع سیالکوٹ
(۹۳) سردار علی صاحب — ضلع لائل پور
(۹۴) محمد ابراہیم صاحب — 〃
(۹۵) غلام محی الدین صاحب — ریاست پونچھ
(۹۶) عمر الدین صاحب
(۹۷) صدیق احمد صاحب — ریاست پٹیالہ
(۹۸) سردار احمد صاحب — ریاست کپورتھلہ
(۹۹) امام الدین صاحب — 〃
(۱۰۰) غلام محمد صاحب — ضلع گجرات
(۱۰۱) غلام رسول صاحب — 〃
(۱۰۲) محمد حسین صاحب — 〃
(۱۰۳) اللہ لوک — 〃
(۱۰۴) فتح محمد صاحب — ضلع گجرات
(۱۰۵) علی محمد صاحب — 〃
(۱۰۶) چنن صاحب — 〃
(۱۰۷) رمضان صاحب — 〃
(۱۰۸) میر محمد صاحب — رہاسی
(۱۰۹) غلام قادر صاحب — 〃
(۱۱۰) جمال دین صاحب — 〃
(۱۱۱) نواب دین صاحب — 〃
(۱۱۲) غلام حسین صاحب — ضلع سیالکوٹ
(۱۱۳) عبد الکریم صاحب — رہاسی
(۱۱۴) عبد اللہ صاحب — 〃
(۱۱۵) قائم صاحب — 〃
(۱۱۶) سید محمود شاہ صاحب — ضلع سیالکوٹ
(۱۱۷) ہدایت اللہ صاحب — ضلع امرت سر
(۱۱۸) عبد الحمید — 〃
(۱۱۹) بشیر احمد صاحب — 〃
(۱۲۰) بابو محمد میرا احمد صاحب — امرت سر
(۱۲۱) مستری محمد دین صاحب — ضلع سرگودھا
(۱۲۲) محمد رمضان صاحب — ضلع جھنگ
(۱۲۳) محمد دین صاحب — 〃
(۱۲۴) اللہ بخش صاحب لودی — 〃
(۱۲۵) اللہ بخش صاحب درزی — 〃
(۱۲۶) محمد سعید صاحب — 〃
(۱۲۷) محمد دین صاحب — ضلع سیالکوٹ
(۱۲۸) محمد زاہد صاحب — ضلع جھنگ
(۱۲۹) سمیع الدین صاحب — ضلع بنارس
(۱۳۰) شبیر یار صاحب — 〃
(۱۳۱) سید غلام مصطفٰے صاحب — مونگھیر
(۱۳۲) میر تبارک حسین صاحب — قصبہ سیرام
(۱۳۳) احمد حسین صاحب — ضلع پشاور
(۱۳۴) حیدر شاہ صاحب موضع مدینہ — ضلع گجرات
(۱۳۵) محمد مبارک صاحب — خیرپور ٹیرس سندھ
(۱۳۶) اللہ دتا صاحب — ضلع لاہور
(۱۳۷) چنن دین صاحب — 〃
(۱۳۸) رحمت صاحب — ضلع فیروزپور
(۱۳۹) حافظ عبد اللہ صاحب — جالندھر
(۱۴۰) محمد عبد اللہ صاحب — ضلع شیخوپورہ
(۱۴۱) عبد السلام صاحب — 〃
(۱۴۲) نظام الدین صاحب — 〃

(باقی)

374

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشتہارات عدالتی

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰

بعدالت جناب چوہدری محمد لطیف صاحب سب جج چہارم جھنگ

بمقدمہ

رام کشن ولد کرپا رام نارنگ سکنہ حسن خاں تحصیل جھنگ ڈگریدار بنام حسن شاہ وغیرہ ؛

دعوےٰ ۱۹۰ بروئے بہی

اشتہار بنام حسن شاہ و مٹھن شاہ ۔ و حمید شاہ پسران حبیب شاہ اقوام سید سکنائے حویلی شیخ راجو تحصیل جھنگ

درخواست مدعی پر عدالت کو اطمینان ہوگیا ہے کہ مدعاعلیہم دیدہ دانستہ تعمیل سمنات سے گریز کر رہے ہیں۔ لہذا ان کے نام اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر وہ ۲/۳۶ ۲ کو حاضر عدالت ہذا ہوکر پیروی مقدمہ نہ کریں گے۔ تو ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی ؛ ۲۳/۲/۳۶

دستخط حاکم مہر عدالت

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰

بعدالت جناب چوہدری محمد لطیف صاحب سب جج چہارم جھنگ

بمقدمہ

فرم موسومہ گوردتہ رام رنگا رام چوگتہ سکنہ فرید محمود کاٹھیہ بنام دتہ ؛

دعوےٰ ۵۰۰ بروئے بہی

اشتہار بنام دتہ بالغ وصلحا نابالغ بولایت دتہ برادر خود اقوام لوڈیانہ پسران قلندرا سکنائے ٹھٹھ ماہنی تحصیل شورکوٹ

درخواست مدعی پر عدالت کو اطمینان ہوگیا ہے کہ مدعاعلیہم دیدہ دانستہ تعمیل سمنات سے گریز کر رہا ہے۔ لہذا اس کے نام اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر وہ مورخہ ۵/۳۶ ۲ کو حاضر عدالت ہذا ہوکر پیروی مقدمہ نہ کرینگے تو کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی ؛ ۲۳/۲/۳۶

دستخط حاکم مہر عدالت

بعدالت لالہ اقبال رائے صاحب بی۔ اے سب جج بہادر بٹالہ

پنڈت لاجپت رائے ولد رلیا رام برہمن سکنہ بٹالہ عذرداد

بنام

منشی رام ولد لال چند قوم کھتری پیشہ زرگر سکنہ بٹالہ ڈگریدار۔ وبشنو داس ولد پنڈت رلیا رام برہمن سکنہ بٹالہ ۔ مدیون ؛

عذرداری جلت واگذاری مکانات مقروقہ

اشتہار بنام وبشنو داس ولد پنڈت رلیا رام قوم برہمن سکنہ بٹالہ ؛

مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدیون پر تعمیل نوٹس نہیں ہوئی۔ رپورٹ نوٹس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ مدیون نوٹس کی تعمیل سے عمداً گریز کرتا ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا واضح کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدیون تاریخ ۲/۳۶ ۲ بوقت دس بجے قبل دوپہر حاضر عدالت ہذا ہو کر مقدمہ ہذا کی جوابدہی نہ کریگا تو اس کے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی ؛ ۱۵/۲/۳۶

دستخط حاکم مہر عدالت

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰

بعدالت جناب چوہدری محمد لطیف صاحب سب جج چہارم جھنگ

بمقدمہ

دوکان جگت سنگھ۔ جیون سنگھ بذریعہ جگت سنگھ ولد جواہر سنگھ بھیانہ سکنہ نانک سر تحصیل جھنگ مدعی بنام حاجی ؛

دعوےٰ ۱۱۵ بروئے بہی

بنام حاجی ولد احمد ذات چڑوہا سکنہ چک ۲۰۲ تحصیل جھنگ

درخواست مدعی پر عدالت کو اطمینان ہوگیا ہے۔ کہ مدعاعلیہ دیدہ دانستہ تعمیل سمنات سے گریز کر رہا ہے لہذا اس کے نام اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ جاری کیا جاتا ہے۔ کہ مورخہ ۱۰/۳۶ ۲ کو حاضر عدالت ہذا ہوکر پیروی مقدمہ کی کرے۔ ورنہ کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی ؛ ۲۳/۲/۳۶ ؛

دستخط حاکم مہر عدالت

باجلاس جناب میاں عبد المجید خاں صاحب عدالتی بہادر سلطانپور علاقہ ریاست کپورتھلہ

زین العابدین ومدد علی شاہ پسران حسین علی شاہ ذات سید سکنہ سلطانپور ۔ مدعیان

بنام

چراغ شاہ ولد سید علی سکنہ سلطانپور ڈگریدار محمد حسین ولد جمعہ شاہ ذات سید سکنہ حال کپورتھلہ ایجنٹ سید سلامت علی شاہ وکمیل و محبوب حسن و جیون شاہ سید سکنہ محمد شریف ولد

جمعہ شاہ۔ رحمت علی ولد جیون شاہ ذات سید سکنہ

دعوےٰ واگذاری نشست پاسے مفرورقہ واقعہ سلطانپور

اندرون مکان حویلی مدعیان ، مدعاعلیہم !

مقدمہ بالا میں چند دفعہ مدعاعلیہم کو طلب کیا گیا ہے تعمیل نہیں ہوئی ۔ مدعاعلیہم دانستہ تعمیل اور حاضری عدالت سے گریز کرتے ہیں ۔ اس لئے زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ خلاف مدعاعلیہم اشتہار جاری کیا جاتا ہے ۔ کہ وہ بتقرر ۲۸ ماگھ سمت ۹۲ اصالتاً یا مختارتاً حاضر عدالت ہوکر جوابدہی مقدمہ کریں تو بہتر ورنہ عدم حاضری میں ان کے خلاف کارروائی ضابطہ کی جاوے گی ۔

آج بتاریخ ۱۰ ماگھ سمت ۹۲ بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا ؛

دستخط حاکم مہر عدالت

باجلاس جناب میاں عبد المجید خاں صاحب عدالتی بہادر سلطانپور

جیوا رام بالغ منشی مل نابالغ پسران نتھو مل ذات کھتری سکنہ سلطانپور بولایت جیوا رام برادر حقیقی خود مدعیان ؛

بنام

محمد ولد عمرا ذات جٹ سکنہ تحصیل سلطانپور مدعاعلیہ

دعوےٰ مبلغ ما عہ روپیہ بروئے بہی حساب

مقدمہ بالا میں حلفیہ بیان مدعیان سے پایا جاتا ہے۔ کہ مدعاعلیہ لاپتہ ہے۔ اس لئے زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی خلاف مدعاعلیہ اشتہار جاری کیا جاتا ہے۔ کہ وہ بتقرر ۲۸ ماگھ سمت ۹۲ اصالتاً یا مختارتاً حاضر عدالت ہوکر جوابدہی کرے تو بہتر۔ ورنہ عدم حاضری میں خلاف اس کے کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی ؛

آج بتاریخ ۱۰ ماگھ سمت ۹۲ بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا ؛ مہر عدالت دستخط حاکم

نارتھ ویسٹرن ریلوے نوٹس

کالکا شملہ سیکشن میں جو قوانین ونرخ اس وقت جاری ہیں ان کو منسوخ کرکے یکم اپریل ۱۹۳۶ء سے نارتھ ویسٹرن ریلوے کے گڈس ٹریفک کے قوانین ونرخ جاری کئے جائیں گے ۔ لیکن کول ، کوک اور پیٹنٹ ایندھن کا کرایہ اس سیکشن میں فسٹ کلاس ریٹ کے مطابق یعنی ۳۸ پائی فی ٹن فی میل کے حساب سے لیا جائیگا ۔ کالکا شملہ سیکشن پر اصل فاصلہ کی بجائے چوگنے فاصلے کا کرایہ گڈس ٹریفک کے لئے وصول کیا جائے گا ؛

ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور ۲۷ جنوری ۱۹۳۶ء

دی۔ اینچ بوتھ براے ایجنٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان کی خبریں

—— دہلی۔ ۲۰ر جنوری۔ اسمبلی کے جلسہ میں سر شوا سوامی آئر میثاق لوکارنو کے متعلق ایک قرارداد پیش کرنا چاہتے تھے۔ لیکن وائسرائے نے اس بناء پر اسے پیش کرنے کی اجازت نہ دی۔ کہ اس کا تعلق برطانیہ کی خارجہ حکمت عملی سے ہے۔ اسمبلی کے صدر کو وائسرائے کی رائے سے اتفاق ہے کہ ہز ... نے ایک دوسرے رکن مسٹر رام چندر راؤ کو اجازت دیدی ہے کہ میثاق لوکارنو کے متعلق سوالات دریافت کریں ؛

—— علیگڈھ ۲۵ر جنوری۔ پروفیسر معین الدین ولسن کالج بمبئی نے مسلم یونیورسٹی علیگڈھ کو ایک سربمہر دستاویز پیش کی ہے جس میں اٹھائیس ہزار روپیہ آرٹ گیلری کی تعمیر کے لئے وقف کیا گیا ہے۔ یہ روپیہ عطیہ دینے والے کی زندگی بھر کی کمائی ہے ؛

کلکتہ ۲۵ر جنوری۔ سر عبد الرحیم بنگال کی قانون ساز مجلس کے لئے دوبارہ انتخاب میں ہوگلی میونسپل محمڈن حلقہ کی طرف سے بلامقابلہ منتخب ہوگئے ؛

—— بمبئی ۲۶ر جنوری۔ مسٹر پارسی سین کارپوریشن بمبئی کے آئندہ انتخاب کے لئے امیدوار نامزد کئے گئے ؛

—— سکندر آباد۔ ۲۶ر جنوری۔ چند دن ہوئے ہز اکسیلنسی نظام حیدر آباد کے شاہی محل میں ایک سخت ڈاکہ پڑا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض قیمتی جواہرات غائب کر دیئے گئے ہیں۔ ضلع پولیس کے ڈائرکٹر نے موقعہ کا معائنہ کیا۔ اور نتیجہ نکالا۔ کہ چوری دربانوں نے کی ہے ؛

—— بمبئی۔ ۲۶ر جنوری۔ جی۔ آئی۔ پی ریلوے کمپنی وکٹوریہ ٹرمنس سے بندر تک بجلی کے ذریعہ سے ریل لے جارہی ہے۔ جو ۳ر فروری سے جاری ہو جائے گی۔ اس کی وجہ سے وسط شہر سے لیکر بندر تک اسٹیل کا فاصلہ صرف ۲ منٹ میں طے کیا جاسکے گا ؛

—— اسمبلی میں لالہ پیارے لال کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر ڈینس برے نے کہا۔ کہ گورنمنٹ ہند نے شاہ بلجیم کے ہندوستان میں آنے پر اخراجات کے لئے ۹۰ ہزار روپیہ منظور کیا تھا ؛

—— اسمبلی میں کمار گنگا نند سنہا اور دیگر ممبران کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے سر چارلس انس نے کہا۔ کہ خیبر ریلوے لائن کی تعمیر کے لئے خرچ کا اندازہ ۱۷۲ لاکھ لگایا گیا تھا ؛

—— لاہور۔ ۲۷ر جنوری۔ کتاب "رنگیلا رسول" کے پبلشر راجپال کا مقدمہ کل مسٹر فیلپس مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں پیش ہوا۔ اور مرزا غلام حسین انسپکٹر پولیس نولکھا لاہور پر جرح کی گئی۔ عدالت نے وکیل صفائی کو اکثر سوالات پوچھنے کی اجازت نہ دی۔ آخیر میں ملزم کی طرف سے ایک درخواست ہائی کورٹ میں انتقال مقدمہ کے لئے داخل کی گئی ؛

ممالک غیر کی خبریں

—— لنڈن ۱۰ر جنوری۔ جمعیت کلیسائی مشنری کونسل نے جس انتشار کے مقرر کردہ مبلغین نے ہندوستان میں مشاغل کلیسا کے عنوان سے جو رپورٹ شائع کی ہے۔ اس میں وہ لکھتے ہیں کہ ہندوستانی کلیسا کو اہم بانتظام امور کو سرانجام دینا ہے۔ اس رپورٹ کا مقصد تحقیق احوال ہند ہے۔ رپورٹ میں مسلمانوں میں تبلیغ عقائد ناجیں کے موقعہ اور ضرورت پر بحث کی گئی ہے۔ اور واضح کیا گیا ہے۔ کہ مسلمانوں میں جو تبلیغ عیسائیت اس وقت تک کی گئی ہے۔ اس کا زیادہ حصہ اس نوعیت کا ہے جیسے کسی کام کے لئے راستہ صاف کیا جاتا ہے۔ ہندوستان میں سب سے بڑی ضرورت یہ ہے۔ کہ ایسا ہندوستانی کلیسائی نظام قائم کیا جائے۔ جو اپنی تمام ضروریات کا کفیل اور اپنے مشاغل میں مطلق العنان ہو۔ اور خود اس کے پاس وسائل اشاعت اتنے ہوں۔ کہ اسے غیر کی احتیاج محسوس نہ کرنی پڑے ؛

—— لنڈن ۲۳ر جنوری۔ دمشق کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ حکومت اس مسئلے پر غور و خوض کر رہی ہے۔ کہ جبل دروز سے جدید حکومت حجاز کے حوالے کر دی جائے ؛

—— اعلیحضرت رضا خان پہلوی کا جس دن جلوس تھا۔ اسی دن دار الضرب میں آپ کے نام پر جدید سکہ طیار کیا گیا۔ جدید سکہ کے ایک طرف شیر اور خورشید کی تصویر ہے اور دوسری طرف رائج مملکت ایران کے الفاظ منقوش ہیں ؛

—— پیرس ۲۳ر جنوری۔ طیاریاں ہو رہی ہیں۔ کہ آئندہ موسم گرما میں کوہ ایورسٹ کی چوٹی پر پہنچنے کی کوشش ہوائی جہاز کے ذریعے سے کی جائے۔ متشغلین کی یہ جماعت مارچ کے آخر میں فرانس سے ہندوستان روانہ ہو جائے گی ؛

—— سید حبیب کا ۲۵ر جنوری کو جدہ سے حسب ذیل تار موصول ہوا ہے :۔ جدہ کے سعودی افسران نے ہمارا تپاک سے خیر مقدم کیا۔ ہم نے جدہ میں ابن سعود کے ساتھ ملاقات کی۔ اور بہت دیر تک تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ ہم مکہ معظمہ میں گئے کعبہ مکرمہ کی زیارت کی۔ اور واپس جدہ چلے آئے۔ اہل حجاز کی حالت قابل رحم ہے۔ خوراک اور کپڑے کی سخت ضرورت ہے ؛

—— اخبار تیج لکھتا ہے۔ مصر کے سابق وزیر اعظم عزت پاشا کی دختر کی شادی پیرس میں مہاشنہ چمپی داس پرائیویٹ سیکرٹری مہاراجہ صاحب کپورتھلہ سے ہوگئی۔ یہ شادی آریہ سماجک طریقے سے ہوئی ؛

—— قاہرہ ۲۵ر جنوری۔ چونکہ سلطان ابن سعود کے نمائندہ مقیم مصر اور حکومت مصر کے مابین ایک سمجھوتہ ہوگیا ہے

... خانہ ... الحج بیت اللہ میں حصہ لے گی۔ چنانچہ ... نے ... مقبلی اور غلاف کعبہ" کی سربراہی اور اس کو ... معظمہ پہنچانے کے لئے نامزد کر دیا ہے ؛

—— رگبی ۱۰ر جنوری۔ برطانوی و اطالوی قرضہ کے متعلق عہد نامہ پر آج صبح خزانے میں مسٹر ونسٹن چرچل کے منہ پر خزانہ کے اور اطالوی وزیر مال کاؤنٹ والپی کے دستخط ہوگئے۔ اس عہد نامہ کے مطابق اطالیہ بیس لاکھ پونڈ سال رواں میں ادا کرے گا۔ اگلے دو سالوں میں چالیس چالیس لاکھ پونڈ اور اس کے بعد ہر سال بیالیس لاکھ پچاس ہزار پونڈ ۵۷-۱۹۵۶ء تک دیتا رہے گا ؛

—— لنڈن ۲۵ر جنوری۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وائسرائے عنقریب ایک اسپیشل کمیشن کو یہ حکم دینے والے ہیں۔ کہ وہ اس شہرت یافتہ واقعہ کی تحقیقات کرے۔ کہ آیا مہاراجہ اندور کا ممتاز کے بھگائے جانے سے تعلق تھا ؛

—— دائنا۔ ۲۴ر جنوری۔ سردیہ سے بالشویک سازشوں کے متعلق نہایت تشویش انگیز خبریں آرہی ہیں۔ سازشوں میں فوج بھی شامل ہوگئی تھی۔ اور مقصد یہ تھا۔ کہ بادشاہ خاندان شاہی اور ارکان حکومت کو قتل کر دیا جائے۔ اس سازش کی تصدیق بذریعہ ٹیلیفون بلغراد سے ہوگئی ہے ؛

—— انگلستان اور طہران میں جو نیا معاہدہ ہوا ہے۔ اسے عراق کی پارلیمنٹ نے منظور کر لیا۔ اب برٹش پارلیمنٹ میں پیش ہوگا ؛

—— چین اور روس کے درمیان جنگ کی آگ بھڑکنے والی ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ سویٹ افواج سرحد چین پر جمع ہو رہی ہیں۔

—— رگبی ۲۵ر جنوری۔ شمالی آئرلینڈ کے ہوم آفس نے بلفاسٹ میں اعلان کیا ہے۔ کہ حال ہی میں جو عہد نامہ ہوا ہے۔ اس کو مدنظر ... [illegible]

خریداران ریویو کو اطلاع

اردو ریویو آف ریلیجنز کے خریداروں کو اطلاع ہو۔ کہ ۵ر فروری کو فروری کا رسالہ ان کے نام سنہ ۲۶ء کی قیمت پیشگی وصول کرنے کے لئے وی پی کیا جائے گا۔ بعض کے نام سنہ ۲۵ء کا بقایا ہے۔ اس رسالہ میں الدجال پر ایک مفصل مدلل جامع مضمون اول سے آخر تک ہے۔ جو انشاء اللہ سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر میں ایک نہایت مفید و قیمتی اضافہ ہے اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ خریداران ریویو حسب سفارش جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نہ صرف وی پی وصول فرمائیں گے۔ بلکہ ایک ایک خریدار اور بھی مہیا فرمائیں گے ؛

خاکسار مینیجر و ایڈیٹر ریویو اردو قادیان

(منشی عبد الرحمن صاحب کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

نئے سال کا تبلیغی پروگرام

احباب کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر ارشاد فرمایا تھا کہ امسال پنجاب اور ہندوستان میں تبلیغ کیطرف خاص توجہ کیجاوے گی۔ اسی سلسلہ میں حضور نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ یکم جنوری ۱۹۲۶ء میں اہم امور پر مفصل ہدایات دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ تبلیغی پروگرام میں فروخت کتب سلسلہ کی طرف خاص طور پر توجہ کیجاوے حضور کے الفاظ احباب کی اطلاع اور تعمیل کے لئے ذیل میں نقل کرتا ہوں:۔

"چوتھی بات جو اس سال کے پروگرام میں یاد رکھنی چاہیئے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا فروخت کرنا ہے اور ساتھ ہی اسکے احمدیہ سلسلہ کا لٹریچر بھی۔ آریہ لوگ ہر سال ہزاروں کی تعداد میں ستیارتھ پرکاش فروخت کرتے ہیں اور دوسرے عیسائی لوگ لاکھوں روپیہ کی کتابیں فروخت کرتے ہیں۔ ہم نے اس سال کے آخری حصہ میں اسکا تجربہ کیا ہے تو نتیجہ خوش کن نکلا۔ لاہور میں ایک آدمی مقرر کیا گیا جس نے بڑے بڑے ججوں اور وکیلوں اور بارسوخ احباب میں کتابیں فروخت کی ہیں یہ بھی تبلیغ کا ایک خاص ذریعہ ہے اور یہ تبلیغ بہت زیادہ مفید ہے۔ جو لوگ کتب خرید کرتے ہیں وہ پڑھتے بھی ہیں۔ اگر دوست ہر جگہ بکڈپو قائم کرلیں تو کتابوں کی فروخت سے سالانہ ہزاروں روپیہ کی امداد سلسلہ کو پہنچ سکتی ہے اور اس سے تبلیغ بھی زیادہ ہوگی اور آمد بھی بڑھیگی۔ ہمیں لوگوں کو مفت کتابیں دیکر مفت لینے کی عادت ڈالدی حالانکہ آریہ عیسائی مفت کتاب نہیں دیتے اگر ہم فروخت کریں گے تو لوگوں کو ہماری کتب کے خریدنے کی عادت بھی ہو جائیگی۔ دیکھو عادت کا اثر ہے کہ پہلے ہمارے جلسہ پر غیر احمدی لوگ نہیں آتے تھے جب سے کوشش کی ہے پہلے سال میں تو تھوڑے غیر احمدی آئے تھے اور پھر اس سے دوسرے سال اس سے زیادہ۔ اس سال میں ڈیڑھ ہزار کے قریب جلسہ پر غیر احمدی آئے تھے اسی طرح سے کتابوں کی فروخت کے اگر متواتر پانچ سات سال کوشش کیجاوے تو لاکھوں کتابیں نکل سکتی ہیں اس سے مالی فائدہ بھی ہے اور ہزاروں آدمی احمدی بھی بن سکتے ہیں یہ چار باتیں ہیں جنپر اس سال میں خاص طور پر زور دینا ہے اور کارکنوں کو چاہیئے کہ علاوہ انکاموں کے جو وہ کر رہے ہیں ان باتوں کو خوب یاد رکھیں اور نیز ان پر زور دیں تاکہ جماعت کی زیادتی ہو اور ان کی اخلاقی روحانی حالت درست ہو اور جماعت کی مالی حالت درست ہو جائے تبلیغ کے نئے میدانوں میں کام کرنے کی توفیق ہو۔ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں۔ الخ"

اس مقدس ارشاد کو آپ تک پہنچاتے ہوئے میں آپ سے ملتمس ہوں کہ اپنی اپنی کارروائی کی رپورٹ مجھے ارسال فرما کر مشکور فرما دیں۔ تاکہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں پیش کیجاوے۔

فتح محمد سیال ناظر تالیف و اشاعت قادیان

ضیاء الاسلام پریس قادیان

نئے سال کے نئے تحفے

بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان نے اس سال احباب احمدیہ کی خاطر مندرجہ ذیل نادر و لاجواب کتابیں بصرف زرکثیر شائع کی ہیں۔ دوستوں پر لازم ہے کہ انہیں خریدیں۔ پڑھیں اور دوسروں کو پڑھائیں۔

تصانیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نور القرآن حصہ اول قرآن کریم کا منجانب اللہ ہونا۔ صداقت اسلام و نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ثبوت اور عیسائیت و دیگر ادیان باطلہ کا رد۔ قیمت ۲/

نور القرآن حصہ دوم اسلام کی سچائی اور عیسائیت کا لاجواب رد۔ پادریوں کے مشہور اعتراضوں کی تردید۔ و نبی کریم صلعم کا معصوم اور نبی ہونا براہین نیرہ سے ثابت کیا ہے۔

پرانی تحریریں تین معرکۃ الآراء مضامین۔ (۱) وید و فرقان کا مقابلہ۔ (۲) الہام کی حقیقت۔ (۳) آریوں کے مسئلہ قدامت روح و مادہ کی تردید۔ قیمت ۳/

ستارہ قیصرہ ملکہ معظمہ وکٹوریا کو تبلیغ اسلام اور اپنے دعوی ماموریت کی تبلیغ۔ ۱/

روئداد جلسہ دعا سورۃ والناس کی تفسیر۔ گورنمنٹ انگریزی کے احسانات کا ذکر۔ اطمینان عبادت کی چار شرطوں کا ذکر۔ جہاد کا اصل مطلب وغیرہ۔ ۲/

ریویو بر مباحثہ محمد حسین بٹالوی و عبداللہ چکڑالوی قرآن کریم۔ تعامل۔ حدیث اور فقہ کے مراتب اور ہر ایک کے متعلق سچا فیصلہ کہ انمیں سے کون کس پر مقدم ہے۔ ۲/

کشتی نوح ۳/ یہ چوتھی بار بڑے اہتمام سے شائع کیگئی ہے اب کے اسمیں سولہ صفحہ کا انڈکس اور فہرست مضامین بھی لگایا گیا ہے۔ حضرت اقدس کی پاک تعلیم کا مطالعہ کرنیوالوں کو اسکا پڑھنا لازمی ہے۔ ۶/

دیکھیں کہ مضمون کو کس خوبی اور لاجواب طرز پر نبھایا ہے اور اس تمام مسائل سے اہم ترین مسئلہ کو حضور نے ہمارے لئے کسقدر عام فہم اور سہل کر دیا ہے کہ پڑھتے ہی فوراً سمجھ میں آجاتا ہے۔ پرستاران توحید کو اسکا مطالعہ نہ صرف ضروری بلکہ فرض ہے۔ حجم ۲۰۸ صفحہ۔ ۸/

حقیقۃ النبوۃ یہ تصنیف لطیف احباب کی طلب اور بصرف زرکثیر دوسری مرتبہ شائع کی گئی ہے اسمیں مسئلہ نبوت کے ہر پہلو پر بسیط بحث کیگئی ہے حجم ۳۰۰ صفحہ سے زیادہ۔ مگر قیمت صرف ۲/

اسلام اور قتل مرتد مصنفہ حضرت مولانا مولوی شیر علی صاحب بی اے۔ یہ وہ ضروری اور محققانہ مضمون ہے کہ جسکا کچھ حصہ الفضل میں بھی شائع ہوا تھا اور جسے اب مکمل کتابی صورت میں شائع کیا گیا ہے۔ ہمیں جہاں یہ ثابت کیا ہے کہ مرتد کے متعلق جو تعلیم اسلام کے نادان دوستوں نے پیش کی ہے وہ اسلام کے منور چہرہ پر نہایت بد نما داغ ہے وہاں قرآن کریم و احادیث نبوی اور دیگر اسلامی لٹریچر سے بھی پایہ ثبوت تک پہنچا دیا ہے کہ اسلام نے ہرگز مذہب میں جبر و تشدد روا نہیں رکھا۔ قیمت صرف ۸/

بہائی مذہب کی حقیقت جناب مولانا مولوی فضل دین صاحب احمدی پلیڈر نے اپنے لمبے اور گہرے مطالعہ اور کمال تحقیق کے بعد یہ تصنیف فرمایا ہے اسمیں بابیوں اور بہائیوں کی مستند اور مسلمہ کتب و تحریرات سے ہی یہ امر واضح کیا ہے کہ یہ فرقہ اسلام سے نہ صرف کوئی تعلق نہیں رکھتا بلکہ اسلام کا جانی دشمن ہے۔ حجم ۱۲۴ صفحہ مگر قیمت عام اشاعت کو مدنظر رکھتے ہوئے صرف ۱۰/ رکھی گئی ہے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ اسکے متعدد نسخے خرید کر اسلامی پبلک میں تقسیم کریں تاکہ اس زہریلی تحریک سے لوگ واقف ہو کر اسکے اثرات سے محفوظ رہیں۔

تقریر و تصنیف حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

ہستی باری تعالیٰ یہ وہ معرکۃ الآراء مضمون ہے جو حضور نے جلسہ سالانہ ۱۹۲۱ء میں بیان فرمایا تھا اور جسکے لئے دوست مدت سے چشم براہ تھے اور جسکے جلد سے جلد شائع کرنیکا تقاضا کیا کرتے تھے اب بعد نظر ثانی پہلی دفعہ نہایت اہتمام سے چھپوا کر شائع کیا گیا ہے مضمون کی تعریف یا اس کی اہمیت بتلانے کی ضرورت نہیں حضرت فضل عمر ایدہ اللہ کا طرز استدلال اور اہم سے اہم اور نازک ترین مسائل کو آسان اور عام فہم طریق پر بیان کرنا مخفی نہیں۔ اسلئے دوستوں پر لازم ہے کہ وہ اسے خریدیں۔ پڑھیں اور

انکے علاوہ مندرجہ ذیل کتب بھی جو اس موقعہ پر اور جگہ سے شائع ہوئی ہیں ہمارے ہاں سے مل سکتی ہیں۔

حدوث روح و مادہ ۱۲/ + تفسیر القرآن یعنے خزینۃ العرفان جلد ۱ بجائے مسیح موعود ۳/ + مباحثہ سرگودھا ۴/ + مباحثہ آریہ سماج ۲/ + مباحثہ ختم نبوۃ ۳/ + تفسیر سورۃ جمعہ از حضرت خلیفۃ اول ۳/ + احمدیہ پاکٹ بک مجلد ۸/ + حمائل مترجم مجلد ۱۲/ + خزینۃ العلوم ۶/ + اسلامی اصول کی فلاسفی ۹/ + فرائض مستورات ۱/ + صداقت اسلام ۱/

بلاغ دمشق ۱/ + صداقت کی روشنی ۵/ + پیشگوئی مرزا احمد بیگ ۲/ + اسلام عالمگیر مذہب ۲/

المشتہر

مینیجر بکڈپو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نقد خریدار کتب پر

غیر معمولی رعایت

اخبار حضور و فرما ۲۸ فروری تک

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشاد کی تعمیل میں کہ اس سال کے پروگرام میں کتابوں کی فروخت کے ذریعہ بھی پنجاب اور ہندوستان میں تبلیغ کیجاوے۔ بکڈپو تالیف و اشاعت نے نہایت ہی غیر معمولی رعایت دینی تجویز کی ہے۔ جو صرف ۲۸۔ فروری تک ہوگی جو جماعتیں اور احباب اس کار خیر میں حصہ لیں گے انکی کوشش شکریہ کا موجب ہوگی۔

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
تصنیفات حضرت مسیح موعود		تقریرین	۳ر	من الرحمن	۱۲ر	تقدیر الٰہی	عہ
چشمہ معرفت	۸ر	تحفہ غزنویہ	۴ر	سرمہ چشم آریہ	۴ہ	عرفان الٰہی	۱۰ر
انجام آتھم	عہ	لجۃ النور	۸ر	شحنہ حق	۸ر	نجات	۱۳ر
فریاد درد	۸ر	تذکرۃ الشہادتین	۱۲ر	سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب	۳ر	تحفۃ الملوک	۱۲ر
تحفہ ندوہ	۲ر	قادیان کے آریہ اور ہم	۳ر	کشتی نوح	۶ر	جواب سپلٹ انگریزی	سے
دافع البلاء	۳ر	برکات الدعا	۳ر	**تصنیفات حضرت خلیفۃ اول رض**		دعوۃ الامیر فارسی مجلد	۴ہ
نور الحق حصہ دوم	۶ر	آسمانی فیصلہ	۳ر	فصل الخطاب	۱۲ر	" اردو	۸ہ
سناتن دھرم	ار	نجم الہدیٰ	ار	تصدیق براہین احمدیہ	۴ہ	احمدیت حقیقی اسلام	۸ہ
اعجاز احمدی	۶ر	آئینہ کمالات اسلام	۸ہ	نور الدین	۸ہ	**متفرق تصانیف**	
ضرورت امام	۴ر	براہین احمدیہ حصہ پنجم	عہ	ابطال الوہیت مسیح	۲ر	حمائل مترجم	۸ہ
تحفہ قیصریہ	۴ر	الخطاب الجلیل	عہ	**تصنیفات حضرت خلیفۃ ثانی**		فقہ احمدیہ	۸ر
لیکچر سیالکوٹ	۴ر	تبلیغ رسالت چھ حصص	۲ہ	حقیقۃ النبوت	۸ہ	احمدیہ پاکٹ بک	۴ہ
		حقیقۃ الوحی	ھہ			پارہ اول معہ تفسیری نوٹ انگریزی	۲ہ

(۱) جو احباب یا جماعتیں یکصد روپیہ یا اس سے زائد کی کتابیں خریدیں انکو ۴۰ فیصدی کمیشن دیجائیگی۔

(۲) جو لوگ ۵۰ روپیہ یا اس سے زائد کی کتابیں خریدیں ان کو ۳۰ " رعایت "

(۳) " ۲۵ " ۲۰ " کمیشن

مشتہرہ فہرست کتب کے علاوہ عمر کے خریداروں کو باقی تمام کتب مملوکہ اور مطبوعہ بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان پر ۳ر فی روپیہ کمیشن دیا جائیگا۔ اور عمر کے خریداروں کو ۲ر۔ اور ۳ر کے خریداروں کو ۱ر فی روپیہ کمیشن دیا جائیگا۔

جماعتہائے احمدیہ کیلئے یہ نادر موقعہ ہے کہ اس غیر معمولی رعایت کے ماتحت اپنے اپنے حلقہ میں لائبریریاں قائم کریں اور یکمشت کتب خرید کر ایک ایسے مبلغ کا خرچ بھی نکال لیں جو انکے علاقہ میں تبلیغ اور فروخت کتب کا کام سرانجام دیسکے۔

ناظم بکڈپو (نواب الدین)

ترجمۃ القرآن

از

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر احباب چاہتے ہیں کہ یہ پُر معارف تفسیر جلد تریں انکے ہاتھوں میں پہنچ جائے تو وہ مفصلہ ذیل طریقوں سے **بکڈپو تالیف و اشاعت** کی امداد فرمائیں :۔

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے خلفاء کرام کی تصانیف کو خریدیں تاکہ قرآن شریف کے لئے سرمایہ میسر آسکے۔

(۲) بکڈپو تالیف و اشاعت کے حصص خریدیں ایک حصہ یکصد روپیہ کا ہے جو ۴ اقساط میں ادا کیا جاسکتا ہے مفصل شرائط علیحدہ ارسال کیجا سکتی ہیں۔

(۳) قرآن شریف کی مستقل خریداری کے لئے اپنا نام درج کرادیں جو احباب اپنا نام ابھی دینگے اور ایکروپیہ پیشگی ارسال فرمادینگے تو انکو ترجمۃ القرآن کی قیمت پر ۲۰ فیصدی کمیشن بھی ملجاویگا مثلاً اگر ترجمۃ القرآن کی قیمت صہ رہوگی تو انکو ۴ ر پر ملیگا اور انکے چندہ کا روپیہ اسمیں وضع کر لیا جاوے گا۔

(۴) بکڈپو تالیف و اشاعت کے سپرد یہ خدمت کیگئی ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے خلفاء کرام اور دیگر بزرگان سلسلہ کی تصانیف کو شائع کرے۔ اس تین سال کے عرصہ میں ساٹھ کے قریب نایاب کتب چھپوائی گئی ہیں اور ابھی تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی چالیس کتب چھپوائی باقی ہیں جو سرمایہ کی کمی کی وجہ سے رکی ہوئی ہیں اور یہ حقیقت بہت ہی قابل افسوس ہے۔

اگر احباب مشتہرہ اعلان کے مطابق کتابیں خریدیں اور فروخت کتب اور لائبریریوں کے قیام اور خرید حصص سے محکمہ مذکور کی مدد کریں تو یہ تمام مشکلات بھی حل ہو سکتی ہیں۔

نوٹ :۔ جو احباب بکڈپو تالیف و اشاعت کے مستقل ممبر ہوجاوینگے ان کو آئندہ تمام کتب ۲ر فی روپیہ کمیشن پر دیجایا کریں گی۔ چندہ ممبری ایک روپیہ ہے۔

ناظم بکڈپو
نواب الدین

373